عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۵ | ۲۵ رجب تا یکم شعبان ۱۴۱۷ھ بمطابق ۶ تا ۱۲ دسمبر ۱۹۹۶ء | شمارہ نمبر ۲۸

رسول آخر زمان محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مرزا قادیانی کی ہرزہ سرائی

شمع تک تو ہم نے دیکھا پروانہ گیا

پیکر صدق و یقین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

پوری زندگی کے ظلم موت کے وقت سامنے آجائیں گے

مولانا مصباح اللہ شاہ شیرازی

قیمت: ۵ روپے

ایک ضروری اعلان وخوشخبری

ماہنامہ "لولاک" کا مرکزی دفتر ملتان سے اجراء

○ ----- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی راہنما حضرت مولانا تاج محمود صاحب مرحوم نے آج سے پینتیس سال قبل ہفتہ وار لولاک کا فیصل آباد سے اجراء فرمایا تھا اور عرصہ تیس، پچتیس سال خون دل سے اس کی آبیاری فرماتے رہے۔ ایک زمانہ میں رد قادیانیت کے ضمن میں ہفتہ وار لولاک کو ایک تاریخی مقام حاصل تھا۔ آپ نے لولاک کو عالمی مجلس کا ترجمان بنادیا تھا۔ اس زمانہ میں قادیانیت کے خلاف کام کرنا جان جوکھوں میں ڈالنے کے مترادف تھا۔

○ ----- آپ کی خدمات کے بعد آپ کے صاحبزادے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت صاحبزادہ طارق محمود صاحب مدظلہ نے اپنے گرامی قدر والد مرحوم کی روایات کو زندہ رکھا اور ہفتہ وار لولاک مثالی خدمات انجام دیتا رہا۔

○ ---- گزشتہ کچھ عرصہ سے لولاک کی اشاعت میں تعطل پیدا ہوگیا تھا، جس کا ملکی و جماعتی حلقہ میں بہت اثر لیا گیا۔ جبکہ عرصہ سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان سے ایک ترجمان شائع کیا جائے۔ ہفتہ وار لولاک فیصل آباد، ہفتہ وار ختم نبوت کراچی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دونوں ترجمانوں نے جو مثالی و سنہری خدمات سرانجام دی ہیں وہ تاریخ کا ایک حصہ ہے۔

○ ---- محرم ۱۴۱۷ھ میں عالمی مجلس کی مرکزی شوریٰ کے اجلاس منعقدہ ملتان میں متفقہ طور پر طے ہوا کہ ہفتہ وار لولاک فیصل آباد کو بجائے ہفتہ وار کے ماہنامہ کردیا جائے اور بجائے فیصل آباد کے مرکزی دفتر ملتان سے شائع کیا جائے۔

○ ---- حسب سابق اس کے مدیر حضرت صاحبزادہ طارق محمود صاحب ہوں گے۔ اور اس کے جملہ انتظامات، آمد و صرف کی ذمہ داری دفتر مرکزیہ کی ہوگی۔

○ ---- عالمی مجلس کے اس فیصلہ کا مبلغین حضرات و جماعتی رفقاء نے بھرپور خیر مقدم کیا ہے اور ہر ایک نے بڑھ چڑھ کر اسے کامیاب بنانے کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔

○ ---- فیصل آباد سے ملتان لانے کے لئے چند قانونی دشواریاں ہیں۔ جونہی وہ دور ہوئیں ان شاء اللہ العزیز اسے دفتر مرکزیہ سے شائع کرنے کا اہتمام کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ العزیز۔

○ ---- تمام دینی حلقہ اور ختم نبوت کے مشن سے وابستہ حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس امر خیر دعاء فرمائیں۔ اللہ رب العزت محض اپنے فضل و احسان سے اسے شروع کرنے کی توفیق ارزاں فرمائیں۔ پرچہ کن خصوصیات کا حامل ہوگا۔ زرمبادلہ، ضخامت، مضامین کی ترتیب و پالیسی اور دیگر امور کی تفصیلات طے کی جارہی ہیں۔ جنہیں عنقریب آپ کے سامنے پیش کردیا جائے گا۔

وما توفیقی الا باللہ، علیہ توکلت والیہ انیب

رابطے کا پتہ

(حضرت مولانا) عزیز الرحمان جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ۔ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوت

جلد ۱۵ شمارہ ۲۸

۲۵ رجب تا یکم شعبان ۱۴۱۷ھ
بمطابق ۶ تا ۱۲ دسمبر ۱۹۹۶ء

قیمت ۵ روپے

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت
○ مولانا عزیز الرحمن جالندھری
○ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا نذیر احمد تونسوی
○ مولانا منظور احمد حسینی — ○ مولانا محمد جمیل خان
○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرکولیشن منیجر: محمد انور

قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین: ارشد دوست محمد، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

- نگراں حکومت کی نااہلی ۳
- رحمۃ للعالمین ۶
- پیکر صدق و یقین ۹
- پوری زندگی کے ظلم موت کے وقت سامنے [illegible]
- رسول آخرین محمد عربیؐ کے بارے میں مرزا کی ہرزہ سرائی ۱۳
- سید مصباح اللہ شاہ شیرازیؒ ۱۶
- شمع تک تو ہم نے دیکھا پروانہ گیا ۱۹
- معرکہ حق و باطل ۲۱
- اخبار ختم نبوت ۲۳
- تبصرہ کتب ۲۵

زر تعاون
سالانہ ۲۵۰ روپے — ششماہی ۱۲۵ روپے — سہ ماہی ۷۵ روپے

بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۱۰۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ اور ایشیائی ممالک ۴۰ امریکی ڈالر

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش کراچی پاکستان اکاؤنٹ نمبر ۹-۴۸۷ ارسال کریں

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171-737-8199

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون 583486-514122 فیکس 542277

پبلشر: عبدالرحمن باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۳ بزرٹہ لائن کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نگراں حکومت کی نااہلی

نگراں حکومت کو قائم ہوئے تقریباً بیس دن گذر چکے ہیں' سندھ کابینہ میں قادیانی وزیر کی شمولیت کے آدھ گھنٹہ بعد مولانا فضل الرحمان نے صدر پاکستان کو بذریعہ ان کے پرائیویٹ سیکریٹری مطلع کیا کہ ایک قادیانی کو وزیر مقرر کر کے آئین کی خلاف ورزی کی گئی ہے لہٰذا اسے فوری طور پر برطرف کیا جائے۔ اسی طرح صدر سے ملاقات میں بھی قادیانی وزیر کی برطرفی کا مطالبہ کیا'کنور ادریس قادیانی کے وزیر بنائے جانے کے بعد حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی زید مجدہم نے نگراں وزیر اعلیٰ سندھ' گورنر سندھ' نگراں وزیر اعظم اور صدر پاکستان کو برقیہ ارسال کیا جس کا جواب نگراں وزیر اعلیٰ سندھ نے یہ دیا کہ جب دیگر اقلیتی افراد وزیر بن سکتے ہیں تو پھر قادیانی کے وزیر بنائے جانے پر اتنا شدید احتجاج کیوں کیا جارہا ہے؟ حضرت اقدس مولانا لدھیانوی صاحب نے اس کے جواب میں کہا کہ جو وزیر تم کو کافر اور خنزیر کی اولاد سمجھے اس کو وزیر بنانے کا تمہارے پاس کیا جواز ہے؟ نگراں وزیر اعلیٰ سندھ کے اس جواب کے بعد ۱۹ نومبر کو تمام مذہبی جماعتوں کا اجلاس مولانا شاہ احمد نورانی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مجلس عمل میں شامل تمام جماعتوں کے علاوہ بڑے بڑے مدارس اور دینی تنظیموں کے نمائندے بھی شریک ہوئے اور انہوں نے صدر پاکستان اور نگراں وزیر اعلیٰ سندھ سے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر قادیانی وزیر کو برطرف کیا جائے۔ مولانا فضل الرحمان نے نگراں وزیر اعظم سے ملاقات میں بھی یہی مطالبہ دہرایا۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے ایک وفد کے ہمراہ صدر پاکستان سے ملاقات کی اور اپنا احتجاج نوٹ کرایا۔ سواد اعظم اہلسنّت' تحریک فدایان ختم نبوت' تحریک عوام اہلسنّت' جماعت اہلسنّت' سنی مجلس عمل' سنی تحریک' جمعیت علماء اسلام (ف)' جمعیت علماء اسلام (س)' پاکستان شریعت کونسل وغیرہ نے احتجاجی پروگرام تشکیل دیئے' جمعیت علماء اسلام نے ۲۹ نومبر کو عوامی احتجاج کا پروگرام ترتیب دیا ہے۔ مجلس عمل صوبہ سندھ کی احتجاجی مہم جاری ہے۔ لاہور میں پاسبان ختم نبوت نے مظاہرے کئے۔ ملک بھر سے سینکڑوں برقیے صدر پاکستان کو روانہ کئے گئے لیکن تاحال اس پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی اور قادیانی وزیر سینئر وزیر کی حیثیت سے دندناتا پھر رہا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صدر پاکستان نے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لی ہیں اور آنکھیں بند کرلی ہیں' اور بے نظیر کے خلاف جرات مندانہ اقدام کرنے کے بعد ان کی فیصلے کرنے کی صلاحیت دم توڑ چکی ہے۔ اس سرد مہری کی توقع صدر فاروق احمد خان لغاری سے بالکل نہیں تھی۔ صدر پاکستان اس خانوادہ سے تعلق رکھتے ہیں جن کی زندگیاں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے گزری ہیں۔ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلے میں ان کے خاندان کی خدمات تاریخ کا حصہ ہیں۔ کیا صدر پاکستان اپنے خاندان کی ان خدمات کے اثرات کو زائل کرنا چاہتے ہیں؟ اگر جواب نفی میں ہے تو صدر پاکستان کو فوری طور پر جرات مندانہ اقدام کر کے قادیانی وزیر کو برطرف کر کے اپنا نام غلامان محمد ﷺ میں لکھا کر حضور ﷺ کی شفاعت کا مستحق بن جانا چاہئے' اور اگر وہ قیامت کے دن حضور ﷺ کی ناراضگی چاہتے ہیں تو پھر وہ اس قادیانی کو ضرور بالضرور برقرار رکھیں' لیکن یہ بات ذہن میں رکھ لیں کہ پاکستان میں وہ شخص صدر پاکستان کے منصب پر زیادہ عرصہ فائز نہیں رہ سکتا جس سے حضور ﷺ ناراض ہوں۔ پاکستانی قوم دشمنان نبی اکرم ﷺ کو کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کرسکتی۔ اطلاعات کے مطابق نگراں وزیر اعلیٰ ممتاز بھٹو صاحب فرماتے ہیں کہ میں وزیر اعلیٰ ہوں' میری مرضی کتے کو وزیر بناؤں یا قادیانی کو' مولویوں کو کیا؟ محترم ممتاز بھٹو صاحب! آپ کی غیرت اگر مرگئی ہے اور آپ اس شخص کو اعزاز

دینا چاہتے ہیں جو آپ کو اور آپ کے خاندان کو کافر‘ خنزیر کی اولاد اور کنجریوں کی اولاد کہے تو ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں‘ لیکن ہم بحیثیت مسلمان یہ برداشت کرنے کے لئے قطعاً” تیار نہیں کہ مسلمانوں کا وزیر اس شخص کو بنایا جائے جو ان کو مسلمان نہ کہے‘ آپ کو مسلمانوں کا یہ مطالبہ ماننا ہوگا‘ ورنہ آپ کو یاد ہوگا کہ آپ نے دونوں ہاتھ جوڑ کر قوم سے معافی مانگی تھی‘ لیکن وہ گناہ قابل معافی تھا‘ معاف کردیا گیا‘ قادیانی کو وزیر بنا کر اس پر اصرار کرنے کا گناہ قابل معافی نہیں‘ ایسا نہ ہو کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے اور آپ معافی مانگنے کے قابل بھی نہ رہیں اور آپ کی نسلیں بھی اس کی سزا بھگتتی رہیں۔ اس لئے اس سے پہلے کہ جاں نثاران ختم نبوت کا سیلاب آپ کو بہا لے جائے‘ آپ قادیانی وزیر سے جان چھڑا لیں۔ مشورہ ہم نے دے دیا‘ آگے آپ کی مرضی! مجلس عمل تحفظ ختم نبوت انشاء اللہ قادیانی وزیر کی برطرفی تک تحریک جاری رکھے گی۔ اداریہ کی کاپی جاری ہے کہ مجلس عمل نے اپنے اجلاس منعقدہ دفتر ختم نبوت میں فیصلہ کیا کہ قادیانی وزیر کی برطرفی کے خلاف جمعہ ۲۹ نومبر کو سندھ میں یوم احتجاج اور پیر ۲ دسمبر کو ۴ بجے ریگل چوک صدر میں عظیم الشان احتجاجی مظاہرہ کیا جائے۔ خدا کرے ان مظاہروں سے پہلے ہی قادیانی وزیر سے خدا ہمیں فارغ کردے اور ہمیں کامیابی سے سرفراز فرمائے۔

استاذ العلماء مولانا فضل محمد بھی رخصت ہوگئے

محدث العصر عاشق رسول حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ کے رفیق خاص شیخ الحدیث و التفسیر حضرت مولانا فضل محمد صاحب ” مینگورہ والے“ بھی اس دار فانی سے دار بقا کی طرف تشریف لے گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت اقدس مولانا فضل محمد رحمتہ اللہ علیہ‘ نور اللہ مرقدہ (جن کو رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہوئے دل میں ہوک سی اٹھتی ہے) سوات کے رہنے والے تھے۔ ابتدائی تعلیم صوبہ سرحد کے دستور کے مطابق مختلف اساتذہ کرام سے درس کی شکل میں حاصل کی۔ بعد ازاں دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور دورہ حدیث کی تکمیل کے بعد محدث العصر حضرت العلامہ سید انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ‘ شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ‘ حضرت مولانا محمد ابراہیم بلیاوی رحمتہ اللہ علیہ‘ شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمتہ اللہ علیہ سے سند حدیث حاصل کی۔ بعد ازاں اپنے علاقے واپس تشریف لے آئے اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع فرمایا۔ محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ کی مردم شناس نگاہ نے آپ کی قابلیت بھانپ لی تو اپنے ساتھ اپنے مدرسہ عربیہ اسلامیہ (جو اب جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن) میں اصرار کرکے لے آئے تدریس کامل کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے فطری طور پر ودیعت کیا تھا اس لئے جلد ہی آپ اونچے درجے کے اساتذہ میں شامل ہوگئے۔ اخلاص‘ محنت اور تقویٰ‘ مولانا بنوری رحمتہ اللہ علیہ کی پسندیدہ صفات تھیں اور حضرت کی خواہش رہتی تھی کہ آپ کا ہر شاگرد اور مدرس ان صفات میں کمال کے درجے پر فائز ہو۔ حضرت مولانا فضل محمد صاحب واقعتاً” ان صفات میں یکتا اور یگانہ و روزگار تھے اس لئے حضرت بنوری رحمتہ اللہ علیہ کی نگاہ میں محبوب قرار پائے اور طرفین کی اس محبت نے مخدوم و خادم محبوب اور عاشق کے درجے پر فائز کردیا۔ حضرت مولانا فضل محمد صاحب مدرسہ تشریف لاتے تو سب سے پہلے حضرت اقدس مولانا بنوری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری دیتے۔ ان دونوں بزرگوں کی محبت و تعلق دیدنی تھا۔ جب دونوں بزرگ بیٹھ کر باتیں کرتے تو دیگر اساتذہ کرام اس محبت پر رشک فرماتے۔ اکثر حضرت بنوری رحمتہ اللہ علیہ اپنی غیر حاضری میں حضرت مولانا فضل محمد صاحب کو قائم مقام مہتمم مقرر فرماتے۔ بارہا آپ کو ناظم تعلیمات بھی بنایا‘ ابوداؤد شریف اور ہدایہ اخیرین اور عربی ادب کی تدریس حضرت مولانا فضل محمد کی بہت مشہور تھی۔ بنوری ٹاؤن میں طلباء کی آمد حضرت بنوری رحمتہ اللہ علیہ‘ حضرت مولانا فضل محمد اور حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحبؒ کے درس میں شرکت کی وجہ سے ہوتی تھی مولانا فضل محمد صاحب طلباء پر حد درجہ شفیق تھے اور ان کی خواہش رہتی کہ ہر طالب علم‘ علم اور تقویٰ سے مزین ہو کر اپنے گھر جائے اس لئے تعلیم کے ساتھ ساتھ طلباء کی تربیت پر بہت زور دیتے تھے۔ اور طلباء کو اعمال صالح کی تلقین فرماتے۔ اکثر درس میں طلباء سے سوال کرتے کہ وہ صلوۃ التسبیح پڑھتے ہیں یا نہیں؟ اشراق‘ چاشت اور اوابین پڑھنے کی اہمیت بیان فرماتے دینی علوم میں اساتذہ کرام کے ادب کی بہت زیادہ اہمیت ہے اس لئے حضرت مولانا فضل محمد صاحب اساتذہ کے ادب پر بہت زیادہ زور دیتے اور اس سلسلے میں اپنے اساتذہ کرام کے ساتھ ادب کے

باقی صفحہ ۸ پر

رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ رب کریم نے آنحضرت ﷺ کی شان میں فرمایا "ہم نے آپ کو اہل عالم کے لئے (سراپا) رحمت بناکر بھیجا ہے" (سورۃ انبیاء آیت نمبر ۱۰۷)

علامہ عثمانی رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے "یعنی آپ تو سارے جہان کے لئے رحمت بناکر بھیجے گئے ہیں اگر کوئی بدبخت اس رحمت عامہ سے خود ہی منتفع نہ ہو تو یہ اس کا قصور ہے۔ آفتاب عالمتاب سے روشنی اور گرمی کا فیض ہر طرف پہنچتا ہے لیکن کوئی شخص اپنے اوپر تمام دروازے اور سوراخ بند کرلے تو یہ اس کی دیوانگی ہوگی آفتاب کے عموم فیض میں کوئی کلام نہیں ہوسکتا اور یہاں تو رحمۃ للعالمین کا حلقہ فیض اس قدر وسیع ہے کہ جو محروم القسمت مستفید نہ ہونا چاہے اس کو بھی کسی نہ کسی درجے میں بے اختیار رحمت کا حصہ پہنچ جاتا ہے۔ چنانچہ دنیا میں علوم نبوۃ اور تہذیب وانسانیت کے اصول کی عام اشاعت سے ہر مسلم وکافر اپنے اپنے مذاق کے مطابق فائدہ اٹھاتا ہے نیز حق تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ پہلی امتوں کے برخلاف اس امت کے کافروں کو عام ومستاصل عذاب سے محفوظ رکھا جائے گا' میں تو یہ کہتا ہوں کہ حضور ﷺ کے عام اخلاق کے علاوہ جن کافروں پر آپ جہاد کرتے تھے وہ مجموعہ عالم کے لئے سراسر رحمت تھا۔ کیونکہ اس کے ذریعہ اس رحمت کبریٰ کی حفاظت ہوتی تھی جس کے آپ حامل بن کر آئے تھے اور بہت سے اندھے جو آنکھیں بنوانے سے بھاگتے تھے۔ اس سلسلہ میں ان کی آنکھوں میں خواہ مخواہ ایمان کی روشنی پہنچ جاتی ہے ایک حدیث میں ہے "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں ان کے ساتھ لڑوں گا ان کو سزائیں دوں گا ان کی ہدایت کے لئے کام کروں گا یہ تو ناپسند کرتے ہوں گے لیکن مجھے اللہ نے رحمت بناکر بھیجا ہے اور اللہ مجھے اس وقت تک دنیا سے نہیں اٹھائے گا جب تک اللہ اپنے دین کو غالب نہ کرلے۔" (تفسیر عثمانی ج ۲ صفحہ ۴۳۶)

مولانا محمد شریف ہزاروی' اسلام آباد

امام رازی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام دین اور دنیا دونوں کے لئے رحمت ہیں دین میں اس طرح کہ آپ ﷺ کی بعثت اس وقت ہوئی جب کہ لوگ جاہلیت اور گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔ اور اہل کتاب اپنے دین کے معاملہ میں حیرت میں تھے۔ کیونکہ ان کی کتب میں اختلاف واقع ہوچکا تھا اور تواتر منقطع ہوچکا تھا۔ اس وقت کسی طالب حق کے لئے کامیابی اور ثواب کا کوئی راستہ نہ تھا اللہ نے محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا آپ ﷺ نے ان لوگوں کو حق کی طرف بلایا اور ان کے لئے حصول ثواب کا راستہ متعین فرمایا' اور ان کے لئے احکام کی تشریح کی اور ان کو حلال اور حرام کی تمیز بتائی۔

اور دنیا کے لئے رحمت اس طرح کہ آپ ﷺ کی وجہ سے وہ لوگ ذلت و رسوائی قتل وقتال لڑائی جھگڑے سے محفوظ ہوگئے اور آپ کے دین کی برکت سے ان کی امداد بھی کی گئی۔ (تفسیر کبیر امام رازیؒ ج ۲۲ ص ۲۳۰)

علامہ آلوسی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا تمام کے لئے رحمت ہونا اس اعتبار سے ہے کہ آپ ﷺ تمام ممکنات کے لئے ان کی قابلیت کے مطابق فیض الٰہی کا واسطہ اور ذریعہ ہیں۔ اسی وجہ سے آپ ﷺ کا نور سب سے پہلے تھا" آپ ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اے جابر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تیرے نبی کا نور پیدا فرمایا۔ اور ایک جگہ فرمایا اللہ تعالیٰ عطا کرنے والے ہیں اور میں تقسیم کرنے والا ہوں" صوفیہ رحمہم اللہ کا قول اس سے بھی اونچا ہے' علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے مفتاح السعادۃ میں لکھا ہے کہ اگر دنیا میں نبوت کا سلسلہ نہ ہوتا تو دنیا میں علم نافع بالکل نہ ہوتا اور نہ ہی کوئی عمل صالح اور نہ ہی اصلاح معیشت ہوتا اور نہ ہی مملکتوں کا استحکام ہوتا۔ اور لوگ بمنزلہ چوپاؤں درندوں اور نقصان دہ کتوں کی طرح جو کہ ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتے ہیں ہوتے۔ پس دنیا میں جو بھی خیر ہے وہ نبوت کی برکت سے ہے اور جو بھی شر ہے یا جو بھی شر ہوگا وہ نبوت کے آثار کے خفاء یا نبوت کے آثار کے مٹ جانے کی وجہ سے ہے۔ یہ عالم جسم ہے اور اس کی روح نبوت ہے اور جسم کا قیام بغیر روح کے ممکن نہیں۔ اسی وجہ سے جب نبوت کے سورج کو دنیا

سے گہن لگ جائے اور زمین پر جب اس کے کچھ بھی آثار باقی نہ رہیں گے تو آسمان پھٹ جائے گا' ستارے منتشر ہوجائیں گے' سورج بے نور ہوجائے گا' چاند گہن ہوجائے گا' پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجائیں گے' زمین پر زلزلے آجائیں گے اور جو زمین پر ہیں وہ ہلاک ہوجائیں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ اکمل النبیین ہیں۔ اور جو کچھ آپ لے کر آئے ہیں وہ زیادہ بلالت شان والا ہے بنسبت اس کے جو باقی انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام لائے ہیں۔ اگرچہ تمام انبیاءؑ کے اصول میں اختلاف نہیں ہے لیکن آپ رحمتہ للعالمین ہیں۔ (روح المعانی ج ۱۷' ص ۱۰۵)

علامہ زمخشری لکھتے ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ کو رحمتہ للعالمین بناکر بھیجا گیا ہے اس لئے کہ آپ ﷺ وہ کچھ لے کر آئے ہیں کہ اس کو ماننے میں سعادت ہے' اور نہ ماننے میں اپنے حصے کا ضیاع اور نقصان ہے اس کی مثال اس طرح ہے جب کہ ایک بھرپور چشمہ بہتا ہو کچھ لوگ اپنی کھیتی کو سیراب کرتے ہیں جانوروں کو پلاتے ہیں تو کامیاب ہوجاتے ہیں اور کچھ لوگ اس پانی کے استعمال سے رک جاتے ہیں تو ضائع ہوجاتے ہیں۔ پس چشمے کا وجود فی نفسہٖ نعمت ہے' فریقین کے لئے۔ لیکن جو ست ہیں ان کا اپنے نفس کا نقصان ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو نفع سے محروم کرلیا۔ آپ ﷺ کا کفار کے لئے رحمت ہونا بایں معنی ہے کہ ان کی سزا آپ کی وجہ سے موخر ہوگئی اور دنیا میں وہ نیست و نابود ہونے والے عذاب سے محفوظ ہوگئے۔" (کشاف زمخشری ج ۳' ص ۱۳۹)

قاضی شوکانیؒ لکھتے ہیں کہ جو ایمان لے آئے تو اس کے لئے دنیا اور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کا رحمت ہونا تام ہوا اور جو ایمان نہیں لائے تو ان کو بھی رحمت کا اتنا اثر پہنچ گیا کہ گزشتہ امتوں کو جو عذاب مثلاً" زمین میں دھنسنا' شکلیں مسخ ہونا' پتھر برسنا ہوئے اس امت کے کفار ان عذابوں سے دوچار نہیں ہوئے۔ امام مسلم رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ سے درخواست کی گئی کہ آپ مشرکین کے لئے بددعاء کردیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں لعنت کرنے والا بناکر نہیں بھیجا گیا ہوں بلکہ مجھے تمام جہان والوں کے لئے رحمت بناکر بھیجا گیا ہے۔ (فتح القدیر ج ۳' ص ۴۲۳)

امام ابو عبداللہ محمد بن احمد انصاریؒ لکھتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ تمام لوگوں کے لئے رحمت تھے پس جو آپ ﷺ پر ایمان لایا کامیاب ہوگیا اور جو ایمان نہ لایا وہ دنیا میں زمین کے اندر دھنسنے اور غرق ہونے جیسے عذابوں سے محفوظ رہا۔ (تفسیر قرطبی جلد ۱۱' ص ۳۵۰)

علامہ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں کہ ایک دن ابوجہل اپنے چھپنے اور پوشیدہ رہنے کی جگہ سے مکہ مکرمہ آیا اس نے اہل مکہ اور قریش کو کہا کہ محمد (ﷺ) یثرب (مدینہ طیبہ) چلے گئے ہیں اور انہوں نے اپنے فوجی دستے بھیج دیئے وہ تمہیں کچھ گزند پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو تم ہوشیار رہو کہ اس کے راستے سے گزرو یا اس کے قریب ہو۔ اس لئے کہ تمہارا ان کو یہاں سے نکالنے کی وجہ سے وہ سخت غضب ناک ہیں۔ واللہ اس کے پاس جادو ہے میں نے جب بھی ان کو دیکھا یا ان کے کسی ساتھی کو دیکھا تو ان کے ساتھ شیطان کو دیکھا۔ اور تم تو بنو قیلہ کی عداوت جانتے ہو یعنی اوس اور خزرج کی پس یہ بھی ہمارے دشمن تھے اور مدینہ جاکر دوسرے ہمارے دشمنوں کی حمایت بھی انہوں نے حاصل کرلی ہے۔ مطعم بن عدی نے اس موقعہ پر ابوجہل کو مخاطب کرکے جواب دیا کہ اے ابو الحکم! اللہ کی قسم میں نے کسی کو زبان کا سچا اور وعدے کا پکا تمہارے اس بھائی سے نہیں پایا جن کو تم نے نکال دیا ہے۔ پس جو تمہیں کرنا تھا وہ تم کرچکے ہو لیکن اب تم اور لوگوں کو ان سے روکنے والے نہ بنو۔ ابو سفیان بن الحارث نے اب تم ان کے معاملے میں پہلے سے زیادہ سختی اختیار کرو اس لئے کہ بنو قیلہ (اوس اور خزرج) نے اگر تم پر کامیابی حاصل کرلی تو پھر وہ تمہارے بارے میں کسی قرابت داری کا خیال نہیں رکھیں گے۔ اگر تم میری اطاعت کرو تو ہم ان کو میں کنانہ پناہ لینے پر مجبور کردیں یا وہ محمد (ﷺ) کو اپنے ہاں سے نکال دیں تاکہ وہ تنہا بے یارو مددگار ہوجائیں۔ اور بنو قیلہ ذلت میں سرگشتہ اور حیران لوگوں کے ساتھ برابر نہیں ان سے میں تمہارے لئے کافی ہوں۔ جب نبی کریم ﷺ کو ان کی یہ گفتگو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں ان کے ساتھ لڑوں گا ان کو سزائیں دوں گا ان کے ہدایت کے لئے کام کروں گا اگرچہ وہ ناپسند کرتے ہوں' مجھے اللہ نے رحمت بناکر مبعوث کیا ہے اور اللہ تعالیٰ مجھے اس وقت تک موت نہیں دے گا جب تک اللہ اپنے دین کو غالب نہ کرلے۔ میرے پانچ نام ہیں میں محمد ﷺ ہوں' احمد ﷺ ہوں اور ماحی ﷺ ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ سے کفر کو مٹائے گا' اور میں حاشر ﷺ ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے نقش قدم پر ہوگا۔ اور میں عاقب ﷺ ہوں۔" حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کہ غصے کی حالت میں جس کسی کو برا بھلا کہا ہو یا کسی پر لعن طعن کی ہو تو میں بھی بنی آدم میں ایک آدمی ہوں مجھے بھی اسی طرح غصہ آتا ہے جیسا کہ تم کو آتا ہے لیکن مجھے اللہ تعالیٰ نے رحمتہ للعالمین بناکر بھیجا ہے (

اے اللہ) میرا یہ غصہ ہونا ان کے لئے بروز قیامت باعث رحمت بنادے۔" (تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص ۳۴۲)

درمنثور میں علامہ سیوطیؒ لکھتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں رحمت اور ہدایت کا ذریعہ ہوں۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں رحمۃ للعالمین ہوں اور متقیوں کے لئے ہدایت ہوں۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو کہا گیا کہ قریش نے آپ کو جو تکالیف پہنچائی ہیں ان کے بدلے آپ انہیں لعنت کیوں نہیں کرتے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں اللہ کریم نے ارشاد فرمایا ہم نے آپ کو اہل عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ (تفسیر درمنثور جلد ۴ ص ۳۴۲)

جاری ہے

●●

مکرم رانا نصر اللہ خان کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرپرست اعلیٰ حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوری چک گیارہ والوں کے میزبان اور خادم مکرم رانا نصر اللہ خان صاحب کی اہلیہ محترمہ کا گزشتہ دنوں انتقال ہو گیا ہے۔ جماعتی رفقاء سے استدعا ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ اللہ رب العزت مرحومہ کو اپنی رحمت بے پایاں سے سرفراز فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(ادارہ)

●●

بقیہ : اداریہ

معاملے کے واقعات سناتے اور اکابر علماء کرام کے واقعات سنا کر طلباء کو ترغیب دیتے۔ حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے ایک سال قبل صحت کی مستقل خرابی کی وجہ سے حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت سے آپ دارالعلوم مینگورہ تشریف لے گئے تھے اور وہاں شیخ الحدیث اور مہتمم کی ذمہ داریاں پوری فرما رہے تھے۔ آپ نے بھی اپنے مدرسہ میں حضرت بنوری رحمۃ اللہ کے طریقے کے مطابق دیانت کا اعلیٰ معیار قائم کیا تھا۔ گزشتہ دنوں ایک ملاقات میں انہوں نے پچاس ہزار کا چیک مجھے دیا کہ فلاں شخص کو یہ چیک واپس کر دو کیونکہ ہمارے پاس زکوۃ کی رقم سال بھر کے لئے پوری ہے اور اس سے غیر زکوۃ رقم لینے کی بات ہوئی تھی۔ بنوری ٹاؤن سے تشریف لے جانے کے باوجود آپ کا تعلق امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمان رحمۃ اللہ علیہ' مولانا سید محمد بنوری اور حضرت اقدس مرشدی مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور مولانا حبیب اللہ مختار' ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مفتی نظام الدین شامزی اور دیگر علماء کرام سے برابر تھا۔ کراچی جب بھی تشریف لاتے تو ان احباب کو نصیحتوں سے نوازتے۔ گزشتہ ایک ملاقات میں انہوں نے فرمایا۔ حضرت اقدس (مولانا) محمد یوسف لدھیانوی (دامت برکاتہم) کو میری طرف سے بہت مبارک باد دے دیں اس وقت وہ پورے علماء دیوبند کی طرف سے ترجمانی کا حق ادا کر رہے ہیں۔ میں روزانہ ان کے لئے دعائیں کرتا ہوں ایک مرتبہ مفتی نظام الدین شامزی کو علم ہوا کہ حضرت مولانا فضل محمدؒ کسی غلط فہمی کی بناء پر ان سے ناراض ہیں اور انہوں نے مفتی صاحب سے متعلق کسی سے کچھ فرمایا ہے۔ میں حاضر خدمت ہوا اور مفتی صاحب کی معافی اور وضاحت فرمائی۔ حضرت مولانا فضل محمدؒ نے فرمایا کہ میں نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔ کسی نے غلط میری طرف منسوب کی ہے اور پھر مفتی نظام الدین کے اس رویہ کی بہت زیادہ تعریف فرماتے رہے کہ آج کے دور میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو بغیر غلطی کے بھی معافی طلب کریں۔ حضرت مولانا فضل محمد صاحبؒ کا دل بہت صاف تھا۔ اور دین کی محبت اور تڑپ بہت زیادہ تھی۔ آپ کی وفات سے علماء دیوبند کے سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی اور ایک تاریخ کا باب بند ہوا۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کی خدمات جلیلہ کو قبول فرمائے۔ آپ کے نقش قدم پر تمام علماء کرام کو چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے صدقہ جاریہ مدرسہ کو قائم و دائم رکھے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بابو شفقت قریشی سہام

پیکرِ صدق و یقین سیدنا صدیق اکبرؓ

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا سرکار دو جہاں ﷺ سے محبت کا یہ عالم تھا کہ بغیر معجزہ دیکھے اسلام قبول کرکے اولیت حاصل کرلی تھی۔ اور آپؓ کی وجہ سے روسائے مکہ نے بھی اسلام قبول کرلیا تھا جن میں حضرت عثمان بن عفانؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمان بن عوف رضوان اللہ عنھم اجمعین بھی شامل تھے۔ آپؓ کا نسب چھٹی پشت پر حضور اکرم ﷺ سے ملتا ہے۔ آپؓ کے خاندان کو جاہلیت کے دور میں بھی معزز سمجھا جاتا تھا۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ اور آپؓ ایک ہی محلہ میں رہتے تھے جب ان کا عقد آپ سے ہوا تو آپؓ کے حضور سے تعلقات بڑھ گئے۔ ایمان کی دولت سے مالا مال ہونے کے بعد آپؓ کو دنیا کے مال و دولت کی پرواہ بالکل نہ رہی تھی۔ آپؓ کو آفتاب نبوت کی پہلی کرن کی ضیاپاشی سے منور ہونے کا شرف حاصل تھا۔ رسول اللہ سے قلبی و روحانی وابستگی کا شرف حاصل ہونے کے بعد صحابہ کرامؓ میں ان کو ممتاز مقام اور منفرد حیثیت حاصل تھی۔

آپؓ کا اصل نام عبداللہ، کنیت ابوبکر اور لقب عتیق تھا۔ لقب کی نسبت سے حضور نے فرمایا تھا "ابوبکر عتیق اللہ من النار" یعنی ابوبکرؓ اللہ کی طرف سے دوزخ کی آگ سے آزاد ہیں۔ شروع سے ہی نہایت خلیق اور نرم دل واقع ہوئے تھے۔ شراب نوشی اور دوسرے مشرکانہ افعال سے بچپن ہی سے نفرت تھی۔ پہلی وحی آنے پر ہی جب آپؓ کو اسلام لانے کی دعوت دی گئی تو آپؓ نے قبول فرمائی تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "میں نے جس کو بھی حق کی دعوت دی اس نے سوچ کر فیصلہ کیا لیکن ابوبکر صدیقؓ ایسے شخص تھے جنہوں نے دعوت اسلام بغیر کسی تردد اور پس و پیش کے قبول کرلی"۔ قبول اسلام کے بعد اس کی سربلندی اور ترویج کے لئے آپؓ نے ثابت قدمی سے کوششیں جاری رکھیں اور ہر آزمائش پر پورا اترے۔ آپؓ امت مسلمہ کے مبلغ بھی تھے۔

جب صحابہ کرامؓ کی تعداد ۳۹ ہوگئی تو عرض کیا یارسول اللہ اب وقت ہے کہ پیغام حق کا برملا اعلان کردیا جائے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ابھی نہیں تعداد کچھ زیادہ ہونے دیں۔ لیکن آپؓ کے اصرار پر اعلان حق کرنے کی اجازت مرحمت فرمادی گئی۔ دارارقم کے باہر جب اعلان حق کیا گیا تو وہاں مشرکین مکہ کافی تعداد میں موجود تھے وہ آگ بگولا ہوگئے اور اللہ کے رسول ﷺ، صدیق اکبرؓ اور وہاں موجود دوسرے مسلمانوں پر حملہ کردیا۔ عتبہ بن ربیع نے آپؓ کو اس بے دردی سے مارا کہ ناک کی ہڈی ٹوٹ کر چپٹی ہوگئی اس کے علاوہ اتنی شدید چوٹیں آئیں کہ بے ہوش ہوگئے اور اہل خانہ کو وہاں سے اٹھا کر لے گئے۔ جب قدرے ہوش آئی تو سب سے پہلے حضور ﷺ کی خیریت دریافت کی اور اپنی تکلیف کی ذرا پرواہ نہ کی۔ آپؓ کی والدہ ابوالخیر کھانا وغیرہ لے کر آئیں تو فرمایا پہلے حضور ﷺ کی خیریت کے بارے میں بتائیں پھر کھانا کھاؤں گا۔ چنانچہ اپنی والدہ اور حضرت عمرؓ کی ہمشیرہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی معیت میں دارارقم پہنچے جہاں حضور ﷺ تشریف فرما تھے۔ پیشانی مبارک کو بوسہ دیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی یہ حالت دیکھ کر آپ پر رقت طاری ہوگئی اس دوران عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھے اپنی کوئی پرواہ نہیں آپ ﷺ کی سلامتی چاہتا ہوں اگر آپ ﷺ سلامت ہیں تو ہزار ابوبکرؓ آپ ﷺ پر قربان۔ اس موقع پر آپؓ کی والدہ اپنے بیٹے کی استقامت اور محبت دیکھ کر حلقہ بگوش اسلام ہوگئیں۔

جب حضور اکرم ﷺ کو شعب ابی طالب میں محصور کردیا گیا تو وہ دن آپؓ کے لئے بہت کٹھن تھے۔ شمع نبوت جب آنکھوں سے اوجھل ہوگئی تو بے تابی بڑھ گئی چنانچہ حبشہ کی طرف ہجرت کرکے جانے لگے تو ان کے پرانے دوست ابن الدغنہ نے واپس آنے پر مجبور کردیا اور کہا "آپ خاندان کی زینت ہیں مصیبت زدوں اور ناداروں کی مدد کرتے ہیں نیکی اور صلہ رحمی آپؓ کا شیوہ ہے قرض داروں کے قرض ادا کرتے ہیں تاوان تلے دبے ہوئے لوگوں کو بوجھ سے نکالتے ہو مہمان نوازی اور حق کی طرف سے حوادث کا مقابلہ کرنا آپ کا وصف ہے اور اپاہجوں اور محتاجوں کے آپؓ سہارا

ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے یہی اوصاف ابن الدغنہ نے مشرکین مکہ کے سامنے دہرائے"۔ اور اپنی پناہ میں لینے کا اعلان کردیا۔ مگر مشرکین نے مشروط پناہ دینے پر آمادگی ظاہر کی۔ یعنی عبادت گھر کے اندر رہ کر کریں اور قرآن مجید کی باآواز بلند تلاوت نہ کریں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے نماز تو گھر کے اندر ادا کرنا شروع کردی مگر تلاوت بلند آواز سے کرتے تھے جس کی وجہ سے لوگوں نے مسلمان ہونا شروع کردیا تلاوت فرماتے تھے رقت اللہ کے خوف سے اس قدر روتے کہ آنسوؤں سے داڑھی تر ہوجاتی۔ مشرکین نے معاہدہ کے مطابق بلند آواز سے تلاوت کرنے سے منع کیا تو فرمایا مجھے تمہاری پرواہ نہیں مجھے اللہ کی پناہ کی ضرورت ہے۔ معراج کا واقعہ آپ رضی اللہ عنہ کو سنا کر توڑنے کی کوشش کی گئی ان کا خیال تھا کہ وہ اس غیر معقول واقعہ کو تسلیم نہیں کریں گے لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے سنتے ہی فرمایا کہ اگر حضور اکرم ﷺ نے معراج کا واقعہ بتایا ہے تو میں بغیر تصدیق کئے اس کی صداقت کی تصدیق کرتا ہوں اس طرح پیکر صدق و یقین نے عقل و خرد داؤ پر لگا کر دانشوران کفر کو محو تماشا کردیا اس موقع پر حضور اکرم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو صدیق کے لقب سے نوازا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تعلق حضور ﷺ سے اور بھی بڑھ گیا اور زیادہ خدمت کا موقع مل گیا۔ ہجرت کے موقع پر حضور ﷺ نے حضرت جبرائیلؑ سے پوچھا کہ ہجرت مدینہ میں میرا ساتھ کون ہوگا تو جواب ملا ابو قحافہ کا بیٹا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ ہجرت کا حکم ملتے ہی حضور ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے اور ان کو ساتھ چلنے کی خوشخبری سنائی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو نکل آئے۔ ہجرت کے موقع پر غار ثور کی طرف تشریف لے جارہے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ کبھی حضور ﷺ کے آگے کبھی پیچھے اس طرح کبھی دائیں طرف کبھی بائیں طرف چلنا شروع کردیتے تھے۔ اپنی اضطرابی کے بارے میں عرض کیا یارسول اللہؐ! جب خیال آتا ہے کہ آپ ﷺ کا کوئی پیچھا نہ کررہا ہو‘ تو آپ ﷺ کے پیچھے چلا جاتا ہوں مبادا کہ پیچھے سے کوئی وار نہ کردے اور کبھی خیال آتا ہے کہ آگے کوئی اس مقصد کے لئے چھپا ہوا نہ ہو تو آپ ﷺ کے آگے چلا جاتا ہوں اور یہی حال دائیں اور بائیں طرف چلنے کا بتایا حضور ﷺ نے فرمایا اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ تم مارے جاؤ اور میں بچ جاؤں۔ عرض کیا یا رسول اللہؐ! اس ذات کی قسم جس نے حق کے ساتھ آپ ﷺ کو مبعوث فرمایا یہ سچ ہے۔ غار ثور کے اندر آپ رضی اللہ عنہ کے زانو مبارک پر سر رکھ کر جب سرکار دو جہاں ﷺ سو گئے تو سانپ نے آپ رضی اللہ عنہ کو ڈس لیا مگر اس خیال سے کہ حضور ﷺ کے آرام میں خلل نہ ہو باوجود درد کے نہ بولے اور آنکھوں میں درد کی وجہ سے آنسو آگئے۔ حضور ﷺ کے لعاب دہن سے درد کی شدت ختم ہوگئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ۲۲ جمادی الثانی کو ۶۳ برس کی عمر میں انتقال فرمایا اور آپ حضور اکرم ﷺ کے پہلو میں ابدی نیند سو رہے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ زہد و تقویٰ‘ ایثار و قربانی‘ عزم و ثبات‘ جرات و شجاعت اور علم و مروت میں یکتا تھے۔ اپنی ذاتی زندگی میں سادگی پسند تھے وہی کھاتے جو عام مسلمانوں کو میسر تھا۔ بیت المال سے اسی قدر وظیفہ لیتے جو ان کے لئے کافی ہوتا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا شمار حفاظ قرآن میں ہوتا ہے۔ تدوین قرآن آپ رضی اللہ عنہ کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ ۱۴۲ احادیث آپ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں۔ ○

اعتذار و تصحیح

جلد نمبر ۱۵ شمارہ نمبر ۲۹ کے صفحہ ۲۵ کی سطر پانچ چھ کو اس طرح پڑھا جائے۔ نبی اکرم ﷺ کے مخالفین سے بغض کا اظہار بھی عین ایمان ہے اسی طرح آٹھویں سطر کو اس طرح پڑھیں اور نبی اکرم ﷺ کے مخالفین سے بغض رکھیں اس عظیم سہو اور غلطی پر ہم رب کعبہ کے حضور معافی کے خواستگار ہیں اور قارئین سے بھی معذرت خواہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس غلطی پر مواخذہ نہ فرماکر ہمیں معاف فرمائے اور آئندہ ایسی غلطیوں کے ارتکاب سے ہماری حفاظت فرمائے۔ (ادارہ)

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر ۲۳۵۸۰۳۱

پوری زندگی کے ظلم موت کے وقت سامنے آجائیں گے

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

جتنے ہم نے ظلم کیے ہیں، جتنی لوگوں پر زیادتیاں کی ہیں، جتنے گناہ کیے ہیں وہ موت کے وقت ہمارے سامنے متمثل ہوجائیں گے، سامنے آکر کھڑے ہوجائیں گے، اور پھر شیطان اس وقت اپنا پورا زور لگاتا ہے کہ ان کا ایمان ختم ہوجائے، اس کو کافر کرکے مارا جائے، بندوں کے گناہوں سے اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ شیطان کہتا ہے کہ آدم کی اولاد نے میری کمر توڑ ڈالی ہے، بڑی مشقت کے ساتھ اور بڑی محنت کے ساتھ میں ان کو گناہوں کی طرف بلاتا ہوں اور ان سے گناہ کرواتا ہوں اور جب بندہ گناہ کرلیتا ہے تو اس کو اپنی غلطی کا احساس ہوتا ہے اور ندامت کے ساتھ کہتا ہے یا اللہ مجھ سے غلطی ہوگئی ہے، میں گناہ گار ہوں، میں تیرا قصور وار ہوں، مجھے اپنی رحمت سے معاف فرمادے! اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلیتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ چلو معاف کیا، اسی طرح شیطان کی ساری محنت رائیگاں گئی۔

نزع کے وقت شیطان کا مکر

لیکن مرنے کے وقت وہ کوشش کرتا ہے کہ آدمی کو یہ یقین دلائے کہ تیری بخشش نہیں ہوسکتی، تو اتنا بڑا گناہ گار ہے کہ تیری بخشش ناممکن ہے اس طرح اس کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس کرکے اس کا ایمان سلب کرلے۔

امام احمد بن حنبلؒ کا واقعہ

حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا واقعہ ہے کہ وہ نزع کی حالت میں تھے، غشی ہوتی۔ پھر افاقہ ہوجاتا، پھر غشی ہوتی، پھر افاقہ ہوتا، اور غشی کی حالت میں کہتے لا، لا۔ "لا لا" ترجمہ: نہیں! ابھی نہیں، ابھی نہیں! آپ کے صاحبزادے صالح سرہانے پر کھڑے تھے جب حضرت امامؒ کو ہوش آیا تو صالح کہنے لگے اباجی! آپ کیا کہہ رہے تھے؟ یہ عجیب لفظ بول رہے تھے "ابھی نہیں، ابھی نہیں" فرمایا کہ سامنے ابلیس کھڑا ہے اور اس طرح دانتوں میں انگلی دبائی ہوئی ہے اور مجھ سے کہہ رہا ہے کہ احمد ہائے افسوس! احمد تو مجھ سے بچ کے جارہا ہے، تو میں اس کے جواب میں کہہ رہا تھا کہ "ابھی نہیں، ابھی نہیں" ابھی چند سانس باقی ہیں، پتہ نہیں ان چند سانسوں میں کیا ہوتا ہے۔

حضرت جنیدؒ کا واقعہ

حضرت جنید بغدادیؒ نزع کی حالت میں تھے، قرآن مجید کی تلاوت کررہے تھے، لوگوں نے کہا کہ حضرت ساری عمر تلاوت کی ہے! ہمت نہیں، طاقت نہیں، اب تو اپنے اوپر رحم کیجئے فرمایا تمہارا ناس ہوجائے اس وقت سے زیادہ میں کسی وقت بھی محتاج نہیں تھا خاتمہ بالخیر ہوجانا بہت بڑی دولت ہے، اور اللہ تعالیٰ اس سے معاف رکھیں کہ کسی کا خاتمہ برا ہو۔ بس یہیں سب کچھ فیصلہ ہوجاتا ہے، پہلی منزل تو نزع ہے، مرنے کو تو سارے ہی مرتے ہیں، دیکھنا یہ ہے کہ کیسے مرا؟ اور کیا لے کر مراہے۔ ایک بزرگ سے کسی نے کہا کہ حضرت دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ گناہ سے حفاظت فرمائے، تو فرمایا تم گناہ کو روتے ہو، یہاں ایمان کے لالے پڑے ہوئے ہیں، گناہ کی تو معافی ہوجائے گی، خدانخواستہ اگر ایمان ہی جاتا رہا تو پھر کیا ہوگا؟ ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو کھینچنے والی ظلم سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ ظالم کے لئے یہ وقت بڑا مشکل وقت ہوتا ہے، اور ظالم کس کو کہتے ہیں؟ ظالم کون ہوتا ہے؟ کسی سے بے انصافی کرنے والا، کسی کے حقوق جو ہمارے ذمہ لازم ہیں، ہم اس کا حق ادا نہیں کیا تو یہ ظلم ہے۔ حضورﷺ فرماتے ہیں ظلم قیامت کے ظلمتیں بن جائیں گی، ہر طرف اندھیرا، چارسو اندھیرا، کدھر جائیں، کوئی راستہ نظر نہیں آرہا۔

ہماری غفلت کا عالم

ہم اپنی زندگی گزارتے ہوئے اگلے مراحل سے بالکل غافل اور بے پرواہ ہوجاتے ہیں، کافروں کی طرح شاید یہ اب ہمارا بھی عقیدہ ہوگیا ہے کہ بس زندگی تو یہی زندگی ہے، کہ مرتے ہیں اور جیتے ہیں، اور آگے کیا ہے؟ اس کا کچھ کچھ خیال بھی آتا ہے اگلی زندگی کا، لیکن یقین نہیں، یہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کا قول نقل کیا ہے "ان نظن الا ظنا وما نحن بمستیقنین" جبکہ مومن کی یہ شان نہیں، مومن کی اگلی زندگی پر پیش آنے والے اچھے حالات اور برے حالات پر ایسا یقین ہے جیسا کہ آنکھوں سے دیکھی ہوئی چیز پر ہوتا ہے، اللہ کے بندے بے پرواہ ہوکر نہیں چلتے، ان کو پتہ ہے کہ مرنا ہے۔

موت آخرت کی پہلی منزل

مرنے کے بعد تو جو کچھ ہوتا ہے وہ تو ہوتا ہے، میں کہتا ہوں مرنے کے وقت جو کچھ ہوتا ہے، وہ بھی ہمارے لئے ایک سوالیہ نشان ہے؟ آدمی کا

اچھا یا برا ہوتا اس وقت اس کو معلوم ہو جاتا ہے اور اس کے اعمال کی جزا و سزا اسی وقت شروع ہو جاتی ہے۔

نیک لوگوں کی موت کی کیفیت

حدیث شریف میں فرمایا گیا کہ حضرت عزرائیل' ملک الموت فرشتوں کی جماعت کے ساتھ جب قبض روح کے لئے مرنے والے کے پاس آتے ہیں تو اگر وہ نیک آدمی ہوتا ہے تو نہایت سورج کی طرح چمکتے ہوئے نورانی چہروں اور حسین شکل میں آتے ہیں' ان کے وجود سے خوشبوئیں آتی ہیں' مرنے والے کو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے بہت دیر کا دوست بچھڑا ہوا آج ملا ہے' اس کو سلام کہتے ہیں نہایت پیار کے ساتھ اس کی روح قبض کرتے ہیں' اور رسول اللہ ﷺ نے حضرت عزرائیل علیہ السلام سے کہا تھا کہ عزرائیل! میری امت کے ساتھ سختی نہ کیجیو! کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ کی امت کے نیک لوگوں کے لئے میں ان کے لئے والدین سے زیادہ شفیق ہو جاتا ہوں۔ ان کے ساتھ فرشتوں کی ایک جماعت ہوتی ہے نہایت نورانی چہرے! نورانی لباس' وہ آکر اس کا احاطہ کر لیتے ہیں اور حضرت عزرائیل علیہ السلام میت کے سرہانے پہنچ کر کہتے ہیں کہ اے ایمان والی اور اطمینان والی روح! اللہ کی رحمت اور رضوان کی طرف نکل۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ عزرائیل کا یہ لفظ سن کر روح ایسے نکل جاتی ہے جیسے مشکیزے سے قطرہ ٹپک جاتا ہے' گویا ملک الموت کے پیارے الفاظ سن کر روح نکلنے کے لئے ایسی بے تاب ہو جاتی ہے کہ کسی پرندہ کا پنجرہ کا دروازہ کھولتے وقت وہ بے چین ہوتا ہے کہ جلدی سے کھول دو۔ گویا یہ روح ایک بند پنجرہ میں تھی' اور ایک مبارک فرشتہ آیا ہے جو پنجرہ کھول رہا ہے' روح بے تاب ہو جاتی ہے نکلنے کے لئے۔

اور روح نکلی اور فوراً" رحمت کے فرشتوں نے اپنے ہاتھوں میں لیا ایک لمحہ بھی حضرت عزرائیل علیہ السلام کے پاس نہیں چھوڑتے جنت کے کفن ساتھ لے کر آتے ہیں' ہم تو اس جسم کو اور اس دھڑ کو کفن پہناتے ہیں لیکن روح کا کفن فرشتے جنت سے لے کر آتے ہیں' ایسا معطر' اور ایسا خوشبودار کفن کہ روئے زمین کی کوئی کستوری اس کا مقابلہ نہیں کرتی اس کو اس میں لپیٹ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لے جاتے ہیں' راستے میں فرشتوں کی جماعتیں ملتی ہیں تو پوچھتے ہیں کہ یہ کون مبارک بندہ ہے کون پاکیزہ روح ہے؟ تو وہ کہتے ہیں کہ فلاں بن فلاں ہیں دنیا میں جو اس کے بہترین القاب تھے ان کے ساتھ اس کا تذکرہ کرتے ہیں اور یہ روح پہلے آسمان پر جاتی ہے تو وہاں کے مقرب فرشتے اسکی مشایعت کرتے ہیں اسی طرح ہر آسمان کے مقرب فرشتے اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (یہاں تک اس کو بارہ الٰہی میں باریابی ہوتی ہے۔ گویا روح بارگاہ الٰہی میں سجدہ کرتی ہے' آج تک غائبانہ سجدہ کرتے تھے' آج وہ وقت آیا کہ جیسا سجدہ کرنا چاہئے تھا ویسے سجدہ کیا جائے) حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں میرے بندے کو علیین میں لکھ دو اور نیک ارواح کا جو مستقر ہے اس میں پہنچا دو۔

برے آدمی کی موت کی کیفیت

اور جب برا آدمی مرتا ہے تو عزرائیل علیہ السلام نہایت ڈراؤنی شکل میں آتے ہیں ایسی ڈراؤنی شکل کہ اللہ کی پناہ! اور اس کے ساتھ ڈراؤنی شکل کے فرشتے ہوتے ہیں اور ان کے پاس دوزخ کا بدبو دار کفن ہوتا ہے۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام اس کو ڈانٹ کر کہتے ہیں کہ اے خبیث روح! نکل اپنے رب کے غضب کی طرف! نعوذ باللہ' اللہ کی پناہ۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں اسکی اس جھڑکی کو سن کر روح بجائے نکلنے کے لئے بے تاب ہو کر بدن کے روئیں روئیں میں سرایت کر جاتی ہے جیسا کہ کسی پرندے کو پکڑتے ہیں نا' تو وہ چھپنے کی کوشش کرتا ہے' لیکن اس کو چھپنے کون دیتا ہے' اب اتنی سختی اور شدت اس پر ہوتی ہے جیسے لوہے کی سیخ گیلی پشم پر مار کر اس کو کھینچا جائے اس کو اس طرح سختی کے ساتھ کھینچتے ہیں' کہ نزع کا عالم ہے اور نزع کے معنی کھینچنے کے ہیں اور جب اس کی روح نکال لی جاتی ہے تو رواں رواں زخمی ہو جاتا ہے' نکالنے کے بعد اس کو فوراً" عذاب کے فرشتے لے لیتے ہیں اور اسے گندے اور بدبودار ٹاٹ میں لپیٹتے ہیں وہ اتنا گندا اور بدبودار ہوتا ہے کہ روئے زمین پر اتنا بدبودار کوئی مردار نہیں۔ اب فرشتے اس کو لے کر اوپر جاتے ہیں تو جہاں سے وہ گذرتے ہیں راستے میں جتنے فرشتے ملتے ہیں اس کی گندگی سے ناک بند کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ لعنت ہو اس پر کون خبیث روح ہے' لے جانے والے فرشتے بتاتے ہیں کہ فلاں بن فلاں ہے۔ فرشتے اس کے لئے بددعا کرتے ہیں' جہاں جہاں سے گذرتا ہے اس کی روح اپنا تعفن پھیلاتی جاتی ہے' اور جب فرشتے اس کو لے کر اوپر آسمان تک پہنچتے ہیں تو اس کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھلتے' بند کر دیئے جاتے ہیں' اور حکم ہوتا ہے کہ اس کو سب سے نچلی زمیں میں سجین میں پھینک دو۔ چنانچہ وہیں سے پھینک دیتے ہیں۔

نزع کی حالت کا خلاصہ

یہ میں نے تھوڑا سا نقشہ ذکر کیا ہے جس کو آنحضرت ﷺ نے بہت تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ یہ موت کا مرحلہ مجھے بھی درپیش ہے اور آپ کے سامنے بھی پیش آنے والا ہے اور یہ بات میں آپ کے سامنے باربار کہہ رہا ہوں کہ جیسی ہم نے زندگی گزاری ہے اسی کے مطابق مرتے وقت ہمارے ساتھ معاملہ کیا جائے گا' نیک

لوگوں کے ساتھ ان کے مطابق' اور بروں کے ساتھ ان کے مطابق۔ پھر نیک لوگوں کے بھی مختلف درجات ہیں' اسی طرح برے لوگوں کے بھی بے شمار درجات ہیں' کافروں کے بھی بے شمار درجات ہیں' ہر ایک شخص کے ساتھ اس کے درجہ کے مطابق معاملہ کیا جائے گا۔ ہمارا زندگی گزارنا ایسا ہونا چاہئے کہ نزع کا وقت موت کے وقت ہمارے لئے اللہ کی رحمت کا وقت ہو اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کا وقت ہو اللہ کے غضب کا عذاب کا وقت نہ ہو۔

آنحضرت ﷺ کی دعا

رسول اللہ ﷺ دعا فرماتے تھے :

اللھم اجعل خیر عمری اخرہ وخیر عملی خواتیمہ' وخیر ایامی یوم القاک فیہ○

ترجمہ "یا اللہ میری عمر کے آخری حصہ کو سب سے بہتر حصہ بنادے' یا اللہ! میرے اعمال میں سب سے اچھا عمل وہ ہو جس پر میرا خاتمہ ہو' یا اللہ میرے دنوں میں سب سے بہتر دن ہو جس دن میں آپ سے ملاقات کروں' جس میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں پیش کیا جاؤں وہ دن میری زندگی کا سب سے بہترین دن ہو۔" (اللہ تعالیٰ اس دعا کو ہم سب کے حق میں قبول فرمائیں)

اللہ کے بندوں کے لئے موت کا دن عید کا دن ہے

اللہ کے مقبول بندوں کے لئے موت کا دن گویا ان کے لئے عید کا دن ہے شادی کا دن ہے کہ اس سے زیادہ خوشی اور مسرت کا دن ان پر کبھی نہیں آیا اور بدکاروں اور گناہ گاروں کے لئے موت کا دن سب سے برا دن اور سب زیادہ بربادی کا دن ہے کہ اس سے زیادہ برا دن ان پر کبھی نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ اس مرحلے کو ہمارے لئے اپنی رحمت سے آسان فرمائے' اور ہمیں اس وقت کے لئے تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسری منزل قبر

خدا خدا کرکے یہ مرحلہ گذرا اب دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں کہ لوگوں کے کندھوں پر سوار ہوکر یہ جارہا ہے لیکن جاننے والے جان رہے ہیں کہ دوزخ کی طرف جارہا ہے یا جنت کی طرف جارہا ہے۔

میت کو جلدی دفنانے کی تاکید

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کسی شخص کا انتقال ہوجائے تو اس کے کفن دفن میں جلدی کرو کیونکہ اگر وہ نیک ہوگا تو تم اس کو خیر کی طرف جلدی سے بھیج دو' تم نے اس کو یہاں کیوں مقید کر رکھا ہے' کیوں یہاں پھنسایا ہوا ہے؟ اور اگر برا ہے تو اس مردار کو کیوں رکھا ہوا ہے؟ اس لئے حکم ہے کہ جتنی جلدی ہوسکے اس کی تجہیز و تدفین فوراً" کردو۔

تدفین میں تاخیر کرنے کی بری رسم

ہمارے یہاں بہت برا رواج ہے کہ میت کو اٹکائے رکھتے ہیں کہتے ہیں کہ میت کو روکے رکھو' کیونکہ اس کے عزیز و اقارب اس کا منہ دیکھنے کے لئے انگلینڈ سے آرہے ہیں' دبئی سے آرہے ہیں' لاہور سے آرہے ہیں' فلاں جگہ سے آرہے ہیں فلاں جگہ سے آرہے ہیں' گویا ان عزیز و اقارب نے آج سے پہلے کبھی اس کا منہ نہیں دیکھا تھا اور ایک اس سے بدتر رسم ہے کہ کسی شخص کا انگلینڈ میں' امریکہ میں انتقال ہوا' اس کی میت کو پاکستان لانے کے انتظامات ہورہے ہیں اور اس میں بعض اوقات کئی کئی دن لگ جاتے ہیں' یہ تمام چیزیں خلاف شرع ہیں اب اس کے بعد میت کو قبر میں پہنچادیا۔ اور قبر کو اوپر سے بند کردیا گیا' بعض بے وقوف قبر پکی بناتے ہیں' اور بعض قمقمے لگاتے ہیں' بعض قبر پر تختی لگاتے ہیں اور اس پر قبر والے کے القاب و آداب لکھتے ہیں یہ نہیں سوچتے کہ ان باتوں کا کیا فائدہ؟ اس کے ساتھ جو معاملہ ہورہا ہے وہ تو اندر ہورہا ہے' اندر کتنی تاریکی ہے؟ اندر کتنا اندھیرا ہے؟ اس کا تو کوئی علاج کرو' اوپر سے دیئے جلانے کا کیا فائدہ؟ اکبر الہ آبادی کے بقول۔

ہمیں کیا جو تربت پہ میلے رہیں گے
تہ خاک ہم تو اکیلے رہیں گے

••

بقیہ : مرزا قادیانی کی ہرزہ سرائی

قال اللہ تعالیٰ عزوجل

"اذا جائک المنفقون قالو نشھد انک لرسول اللہ○ واللہ یعلم انک لرسولہ○ واللہ یشھد ان المنفقون لکذبون" (پارہ ۲۸)

"ترجمہ : جب منافق تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ بلاشبہ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تو اس کا رسول ہے لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق لوگ بے شک جھوٹے ہیں۔"

یا اللہ! سب کو ہدایت دے یا پھر محمد عربی ﷺ کے دشمنوں کے تعفن سے کرہ ارض کو پاک فرمادے۔ (آمین)

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون ۲۵۵۶۳ - ۲۰

رسول آخرین محمد عربی ﷺ کے بارے میں مرزا قادیانی کی ہرزہ سرائی

مچھلی پانی کے اندر زندہ رہتی ہے اگر اسے اپنے فطری ماحول پانی سے باہر نکالا جائے تو وہ مختصر وقت کے اندر مرجاتی ہے۔ اسی طرح دین اسلام دین فطرت ہے جو انسان اپنے فطرتی ضابطہ حیات کے دائرہ میں رہ کر زندگی گذارتا ہے تو وہ بصارت و بصیرت کا حامل ہو کر اپنے مقصد حیات کو پالیتا ہے اور جو شخص اپنے فطری نقش حیات کے دائرہ سے نکل جاتا ہے گویا وہ صراط مستقیم سے بھٹک جاتا ہے' دین اسلام کی اساس کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے" سطور بالا میں ہم نے کلمہ طیبہ کے پہلے جزو "لا الہ الا اللہ" کے بارے میں اسلام اور قادیانیت کے تصور توحید کو واضح کیا تھا۔ فتنہ قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کے اللہ رب العزت کے بارے میں کیا عقائد تھے اور کس طرح اس نے خالق کائنات کے بارے میں ہفوات بکے اور اپنی گستاخ زبان اور قلم سے سوقیانہ انداز میں ہرزہ سرائی سے کام لیا یہ سب آپ سطور بالا میں ملاحظہ فرماچکے۔ اب ہم کلمہ طیبہ کے دوسرے جزو "رسالت" کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

رسالت و نبوت اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہبی چیز تھی اور اب قرآن و حدیث اور اجماع امت کی رو سے سلسلہ نبوت ختم ہو چکا ہے' مسئلہ ختم نبوت مسلمانوں کے لئے انتہائی اہم اور بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ اسے ان کے لئے زندگی اور موت کا معاملہ کہا جائے تو اس میں ذرہ بھر مبالغہ نہ ہوگا یہی بنیاد ہے جس پر اسلامی معاشرے کی عظیم الشان عمارت اٹھائی جاتی ہے اور اللہ کی زمین پر اللہ کی حکمرانی کا خواب شرمندہ تعبیر ہوتا ہے۔

توحید باری تعالیٰ زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنے کے بعد محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر ایمان لانا ضروری ہے جن کی معرفت

مولانا محمد اشرف کھوکھر

سے پوری انسانیت کو تا قیامت ایک مکمل ضابطہ حیات ملا جس میں دارین کی فوز و فلاح مضمر ہے۔ ارشاد ربانی ہے "**الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا**" (سورہ مائدہ) "ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کردی اور میں نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کرلیا۔" قرآن مجید فصیح و بلیغ' جامع و اکمل کلام جو اپنے خدائی کلام ہونے کی خود دلیل ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا مصدق اور شاہد ہے' اور محمد عربی ﷺ کے صادق اور امین رسول کی سیرت' پاک اور اسوہ حسنہ خدا کا کلام ہونے کا ثبوت ہے۔ بقول شاعر

خاموش گر رہے تو خدا کی کتاب ہے
اور بولنے لگے تو رسالت مآب ہے

حضور خاتم النبیین ﷺ اور قرآن مجید اللہ رب العزت کی قدرت کاملہ کے بے مثال مظہر ہیں جن کے اجتماع پر دین اسلام کی حقانیت کا قصر قائم ہے۔ لہٰذا ان کا نہ پہچاننا انسان کے نقص ایمان کا موجب ہے تکمیل دین و نعمت کے بعد اگر کوئی شخص قرآن پاک کی مانند کوئی دوسرا کلام نوع بشر کے پاس مانے تو وہ شرائط اسلام کا منکر ہوگا اور جو شخص حضور خاتم النبیین محمد عربی ﷺ کے بعد نوع انسانی میں کوئی نیا نبی و رسول مبعوث ہونے کو تسلیم کرے وہ بھی نعمت خداوندی کا منکر ہے اور کافر ہے۔ بعض لوگ بے جا رواداری کے گیت گاتے ہیں اور کہتے ہیں اجی! کافر کو کافر نہ کہا جائے سو عرض ہے کہ ہم کافر کو کافر بناتے نہیں کافر ہونا بتاتے ہیں۔ ہم محرم ہیں مجرم کے بارے آگاہ کرتے ہیں۔ خیر بات ذرا لمبی ہوگئی تو میں فتنہ قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد کے "عقیدہ رسالت" کے بارے گفتگو کر رہا تھا۔ اب ذرا مرزا قادیانی کی زہر آلود تحریریں ملاحظہ فرمائیں۔

شیطان نے اپنی بڑائی بیان کرنے کے لئے "انا خیر منہ" کی بات کی تھی لیکن اس غلام زادے نے اس ابلیس مجسم نے انگریزی استبداد کے زیر سایہ اس امام الانبیاء ﷺ کا ذکر جس انداز میں کیا بڑی ہی دردناک کہانی ہے۔ مرزا قادیانی کے نزدیک معیار نبوت کیا ہے؟ دل پر ہاتھ رکھ کر پڑھئے!

خرافات مرزا بقلم خود

"ایک آدمی جنگی ہو جو نمبرداروں کے گاؤں کی صفائی کرتا ہو' چوری کے اندر پکڑا گیا ہو' زنا کاری میں پکڑا گیا ہو' گاؤں کے لوگوں نے جوتے مارے ہوں' ساری زندگی گو اٹھاتا رہا ہو' اس کا پورا خاندان اسی کے اندر مبتلا ہو' چوری کے اندر مار کھانے والا وغیرہ وغیرہ ممکن ہے خدا کی قدرت کی قدرت پر یقین کرتے ہوئے' توقع کرتے ہوئے

یہ تو کہا جاسکتا ہے کہ وہ بھی نبی بن جاوے۔" (تریاق القلوب ص ۱۳۳)

یہ ہے مرزا قادیانی کے ہاں معیار نبوت!!

نقل کفر کفر نباشد! دوسری جگہ لکھتا ہے

○ "مگر تم خوب کرکے سن لو کہ اب اسم محمد ﷺ کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہوچکا' سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں' اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں آیا ہوں۔" (اربعین نمبر ۴ ص ۱۷ مندرجہ روحانی خزائن ص ۴۴۵ تا ۴۴۶ ج ۱۷)

○ "یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔" (حقیقت النبوت ص ۲۲۸)

○ "یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔" (نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ) (اخبار الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)

○ "آنحضرت ﷺ کے تین ہزار معجزات ہیں۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۶۷ مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۵۳' ج ۱۷)

○ "میرے نشانات کی تعداد دس لاکھ ہے۔" (براہین احمدیہ ص ۵۶ مندرجہ روحانی خزائن ص ۷۲ ج ۲۱)

○ "ایسے موقع پر مسلمان معراج پیش کرتے ہیں حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ معراج جس وجود سے ہوا تھا وہ یہ ہگنے موتنے والا جسم تو نہ تھا۔" (ملفوظات احمدیہ جلد ۹' ص ۴۵۹)

○ "والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم" اس وحی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص ۴ مندرجہ روحانی ص ۲۰۷ ج ۱۸)

○ "حضرت مسیح موعود مرزا قادیانی کا ذہنی ارتقاء آنحضرت ﷺ سے زیادہ تھا ...... اور یہ جزوی فضیلت جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو آنحضرت ﷺ پر حاصل ہے۔ نبی کریم ﷺ کی ذہنی استعدادوں کا پورا ظہور بوجہ تمدن کے نقص کے نہ ہوا اور نہ قابلیت تھی' اب تمدن کی ترقی سے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ان کا ظہور ہوا۔" (ریویو مئی ۱۹۲۹ء بحوالہ قادیانی مذہب صفحہ ۲۶۶ اشاعت نہم مطبوعہ لاہور)

غلام زادہ مرزا قادیانی مزید اپنے زہر آلود قلم سے لکھتا ہے کہ

○ "مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا' میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔" (کشتی نوح ص ۵۶' مندرجہ روحانی خزائن ص ۶۱' ج ۱۹)۔

خیال زاغ کو بلبل سے برتری کا ہے
غلام زادے کو دعویٰ پیمبری کا ہے

تمام بنی نوع انسان کی دونوں جہاں کی کامیابی اور کامرانی کے لئے اللہ رب العزت کی طرف سے رسول آخرین' محمد عربی ﷺ پر نازل ہونے والی آخری کتاب قرآن مجید' دین اسلام کے آخری قطعی اور مکمل دین ہونے پر شاہد ہے' چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "**ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ** ....." ترجمہ وہ خدا جس نے اپنے رسول کو ہدیٰ کے ساتھ اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ تمام دینوں پر غالب آجائے۔

اس مکمل دین اور نعمت تام کے بعد جو قرآن مجید اور محمد عربی ﷺ کے توسط سے تمام بنی نوع انسان کو تا قیامت مل گئی اللہ رب العزت کے مزید کلام اور دیگر انبیاء مبعوث کرنے کی ضرورت قطعاً ختم ہوگئی لہٰذا نصوص قرآن کے باوجود اس کے برعکس کوئی نئی نبوت کا دعویٰ کرے یا مستقبل میں کرے گا وہ رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے مکمل دین اسلام کا منکر اور دائرہ اسلام سے خارج مفتی اور کذاب ہے۔

مرزا قادیانی کے دام فریب میں گرفتار مرزائیوں کو ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے کہ وہ حقیقت اسلام سے کتنے دور ہیں اور دور ہوتے جارہے ہیں؟ مرزا قادیانی نے اپنی انگریزی نبوت کے پرچار میں اپنی زندگی اکارت کی اور اپنی دکان تقدس کی آرائش کے لئے حقیقی "نبوت و رسالت" کے عظیم مرتبہ کی تحقیر و تذلیل پر اپنا سارا زور صرف کیا تاکہ سادہ لوح اشخاص اس منصب جلیل کو عام اور سہل الحصول سی چیز سمجھ کر اس کے دام فریب کا شکار ہوجائیں۔ اور سمجھنے لگیں کہ حقیقی اسلام یہی ہے جو ان کو مرزا نے سکھایا ہے۔

قارئین محترم: میرے قلم میں یارا نہیں اور قرطاس کے دل کا سہارا نہیں کہ مرزا قادیانی کی ان خرافات اور ہفوات کو مزید نقل کرسکوں جس میں اس غلام زادے نے انبیاء کرام' اور مرسلین رب العالمین علیہم السلام کی عمداً' تحقیر و تذلیل کی ہے۔ جس طرح مرزا قادیانی اپنے تصور ذات باری تعالیٰ کے متعلق سراسر غیر اسلامی ہے اور اپنے جھوٹے دعاوی کے باعث صحیح عقیدہ توحید سے محروم ہوچکا ہے اسی طرح مرزائیوں کے کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کہنے میں بھی کوئی معنی پیدا نہیں ہوتے کیونکہ ان کے نزدیک دین اسلام کی اساس محمد رسول اللہ ﷺ پر نہیں بلکہ مرزا نبی اللہ پر قائم ہے جیسا کہ مرزائیوں کا عقیدہ ہے۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(اخبار بدر قادیان ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

باقی صفحہ ۱۳ پر

مولانا شمس الحق مشتاق

مولانا مصباح اللہ شاہ شیرازیؒ

ہزارہ کی مردم خیز زمین نے ہر دور میں ایسے بڑے بڑے نامور اہل علم کو جنم دیا ہے جنہوں نے علم دین کی نشرواشاعت اور درس و تدریس کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ ان شخصیات میں سے استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید مصباح اللہ شاہ صاحب شیرازیؒ بھی ایک تھے جنہوں نے تقریباً سترہ سال علم دین حاصل کرنے اور تینتالیس سال (تقریباً نصف صدی) درس و تدریس کے ذریعے علم دین کی خدمت کر کے ستر سال کی عمر میں (چار نومبر ۱۹۹۵ء کو) اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون○

حضرت شاہ صاحبؒ ۱۹۲۵ء میں موضع چنار کوٹ ضلع مانسہرہ ہزارہ صوبہ سرحد میں پیدا ہوئے آپ کے والد گرامی قاضی عبدالصادق شاہ صاحبؒ فاضل دیوبند کا شمار مشاہیر علماء ہزارہ میں ہوتا ہے۔ شاہ صاحبؒ نسبتاً شیرازی سید تھے سادات حضورﷺ کی اولاد اور ان کے انوار رحمت کے حامل ہیں زمانہ قدیم میں جہاں جہاں مسلمانوں کی جماعتیں گئیں تو سادات کے کسی ایک خاندان کو وہ ضرور اپنے ہمراہ بطور ہادی و مرشد لے کر گئے اور بعض اوقات سادات کے سرکردہ اشخاص لشکر اسلام کے قائد اور رہنما ہو کر گئے ہزارہ میں بھی سادات کی آمد ان دو ہی طریقوں سے ہوئی۔

ابتدائی تعلیم: شاہ صاحبؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی قدر سے حاصل کی اور پھر ۱۳۵۵ھ کو دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور دو سال تک تعلیم حاصل کرتے رہے اور پھر ضلع گجرات کے معروف علمی مرکز انہی شریف میں عربی گرامر کے امام وقت مولانا غلام رسولؒ صاحب سے علمی فیض حاصل کیا عربی گرامر میں مہارت حاصل کرنے کے بعد شاہ صاحبؒ نے دیگر علوم و فنون کی تعلیم ہزارہ اور میانوالی کے مختلف مقامات پر اپنے دور کی معروف علمی شخصیات سے حاصل کرنے کے بعد ۱۳۷۱ھ میں دورہ حدیث شریف دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈو الہ یار صوبہ سندھ میں کیا اور دستار فضیلت حاصل کی۔ دارالعلوم اسلامیہ تقسیم برصغیر کے بعد اکابر محدثین اور بزرگان دین کے جمع ہو جانے کی وجہ سے ملک بھر کی ممتاز دینی درسگاہ تھی۔

اساتذہ: شاہ صاحبؒ نے ہر فن کے ماہر اساتذہ کرام سے فیض حاصل کرنے کے لئے دور دراز کے سفر اختیار کر کے نہایت محنت و مشقت سے تعلیم حاصل کی اس لئے آپ کے اساتذہ کرام کی فہرست بہت طویل ہے تاہم آپ کے اساتذہ کرام میں سے شیخ الحدیث علامہ ظفر احمد عثمانیؒ محدث عصر علامہ محمد یوسف بنوریؒ مولانا غلام رسول صاحبؒ اور شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمان کامل پوری خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

درس و تدریس: تحصیل علم کے بعد مدرسہ خدام القرآن میرے شاہ ضلع رحیم یار خان میں عرصہ دس سال تک ناساعد حالات کے باوجود طلباء کو مختلف علوم و فنون کی تعلیم دیتے رہے۔ شاہ صاحبؒ سے پڑھ کر پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں جانے والے طلباء شاہ صاحبؒ کی علمی شہرت کا ذریعہ بن گئے چنانچہ پنجاب کے مختلف مدارس کی طرف سے شاہ صاحبؒ کو تدریس کی دعوت دی گئی۔ بالآخر حکیم الامت اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز مفتی خلیل احمدؒ مدیر مدرسہ اشرف العلوم گوجرانوالہ شاہ صاحبؒ کو اپنے مدرسہ میں لے جانے میں کامیاب ہو گئے۔

جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن: دو سال بعد محدث العصر علامہ بنوریؒ نے بذریعہ خط اپنے قابل اعتماد اور لائق شاگرد کو اپنے ادارہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کی خدمت کے لئے طلب فرمایا تو شاہ صاحبؒ ۱۳۸۴ھ بمطابق ۱۹۶۵ء میں اپنے مشفق و مہربان استاد کے حکم پر جامعہ علوم اسلامیہ کی خدمت کے لئے حاضر ہو گئے۔ یاد رہے کہ یہ جامعہ کا ابتدائی دور تھا آج جو عظیم الشان عمارتیں نظر آتی ہیں اس وقت موجود نہ تھیں اور جتنی آسائشیں اور سہولتیں آج موجود ہیں اس وقت انکا وجود معدوم تھا حضرت شاہ صاحبؒ کو تو اپنے استاد محترم حضرت بنوریؒ کی محبت شفقت اور حکم جامعہ میں لانے کا باعث ہوا۔ شاہ صاحبؒ نے اس دن سے لے کر زندگی کے آخری دن تک تقریباً اکتیس سال جامعہ علوم الاسلامیہ میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ اس عرصہ میں درس نظامی میں شامل مختلف علوم و فنون کی تقریباً تمام کتابیں زیر درس رہیں جو کہ شاہ صاحبؒ کی علمی قابلیت کا واضح ثبوت اور کھلی شہادت ہے۔

طحاوی شریف: علم حدیث کی مشہور و معروف کتاب مشکوۃ شریف کی تدریس کے بعد علم

میدان عمل میں نکلے ۱۹۷۷ء میں جب ملک کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے متفقہ طور پر ملک میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے تحریک کا آغاز کیا تو شاہ صاحبؒ نے نہ صرف یہ کہ تحریک کی زبانی حمایت کی بلکہ میدان عمل میں نکل کر قائدانہ کردار ادا کیا اسی "جرم" میں حکومت وقت نے گرفتار کرکے جیل بھیج دیا۔ ۱۹۸۷ء میں تحریک ناموس صحابہ رضی اللہ عنہم کے موقع پر آپ نے جانشین علامہ بنوری "مفتی احمد الرحمان" کا نہ صرف ساتھ دیا بلکہ ان کے ہمراہ گرفتاری پیش کرکے چار ماہ تک پابند سلاسل رہے اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو مرتبہ سنت یوسفی زندہ کرنے کی سعادت سے نوازا۔ ۱۹۷۰ء میں جب شاہ صاحبؒ کے آبائی علاقہ سے مجاہد ملت بابائے جمعیت مولانا غوث ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ نے قومی اسمبلی کے الیکشن میں حصہ لیا تو ان کی روایتی حریف ایک جماعت نے مولانا ہزارویؒ کو ہرانے کے لئے مختلف ہتھکنڈے شروع کئے تو اس موقعہ پر بھی شاہ صاحبؒ مدرسہ کی چار دیواری سے نکل کر اپنے علاقہ میں پہنچ گئے اور خاص کر سادات برادری میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اپنے اثر و رسوخ سے مخالفین کے منصوبوں پر پانی پھیر دیا اس موقع پر علماء کرام کے مشورے سے علاقہ کونش کے مرکزی مقام بٹل میں شاہ صاحبؒ کے زیر صدارت ایک بہت بڑا جلسہ عام منعقد کیا گیا جس میں شاہ صاحبؒ کی تاریخی اور جلالی صدارتی تقریر نے علاقہ بھر کی سیاست پلٹ کر رکھ دی علماء کرام اس کامیابی کو شاہ صاحبؒ کی کرامت کے طور پر بیان کرتے ہیں اور مخالفین آج تک گلے شکوے کرتے ہیں۔

بیعت: شاہ صاحبؒ سلاسل طریقت کے تمام بزرگان دین سے والہانہ محبت و عقیدت رکھتے تھے خاص کر شیخ العرب و العجم سید حسین احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ سے تو بے انتہا محبت تھی اسی لئے اپنے محبوب شیخ مدنیؒ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ حضرت مدنیؒ کو اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ اور قطب الارشاد حضرت رشید احمد گنگوہیؒ نے خلافت سے نوازا تھا اس طرح حضرت مدنیؒ آپ کے پیر اور حضرت حاجی صاحب اور حضرت گنگوہیؒ دادا پیر ہوئے اس طرح شاہ صاحبؒ کو بڑے بڑے شیوخ سے ایک عظیم نسبت کا شرف نصیب ہوا۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کا سلسلہ عمل منقطع ہوجاتا ہے۔ لیکن تین طریقے ایسے ہیں کہ جو مرنے والے کے نامہ اعمال کو بند ہونے نہیں دیتے ایک صدقہ جاریہ جو انسانوں کے فلاح و بہبود کے کام آئے۔ دوم علم نافع، جس کے ذریعے لوگ بالواسطہ یا بالواسطہ فیضیاب ہوں۔ اور تیسرا نیک اولاد جو دعاگو ہو۔

یقیناً" حضرت شاہ صاحبؒ کے لئے یہ تینوں ایصال ثواب کے ذرائع مہیا ہیں جو ان کے سلسلہ اعمال کو تاقیام قیامت منقطع ہونے نہیں دیں گے۔ انشاء اللہ شاہ صاحبؒ کے تینوں بیٹے بفضلہ تعالیٰ عالم دین اور اپنے والد گرامی کے مشن کے امین ہیں اور چوتھے صاحبزادے حافظ قرآن ہیں اور درجہ کتب میں زیر تعلیم ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحبؒ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے ان کی نسبتی روحانی اولاد اور دیگر لواحقین و متعلقین کو صبر جمیل اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

بقیہ: شیخ تک تو ہم نے دیکھا

وقوع کا تعلق ہے وہ ثابت ہوچکا ہے مجھے صرف اتنا کہنا ہے کہ میرا یہ اقدام اس قانون پر مبنی تھا۔ اور یہ آئین جو آج چین کی سرحد سے لے کر مراکش تک جاری و ساری ہے۔ جسے کئی حکومتیں اپنے پینل کوڈ کے طور پر استعمال کررہی ہیں ہمارے کلچر اور ہماری تہذیب کی بنیاد ہے۔ میں جانتا ہوں عدالت اس کوڈ سے انکار کرکے اس کے تقدس کو ٹھیس پہنچائے گی لہٰذا میں اسے کھول کر نہیں دکھاؤں گا لیکن مجھے جو کچھ کہنا ہے اسی کے سہارے سے کہوں گا۔ اس میں بار بار مذہبی پیشواؤں کو برا کہنے کی سخت ممانعت کی گئی ہے مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ یہ اپنی نوعیت کا پہلا حادثہ نہیں۔ گذشتہ چند سال میں ایسی متعدد وارداتیں ہوچکی ہیں۔ خصوصاً" دلی، لاہور میں بالکل اسی نوعیت کے دو قتل ہوچکے ہیں۔

حضور والا۔ صاحبان جیوری! ہر شخص جانتا ہے کہ فطرت انسانی دوسرے کی بدزبانی برداشت نہیں کرسکتی۔ اس سے نفسیاتی طور پر جواب اور انتقام کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ جس کے نتیجے میں انسان اپنی استطاعت کے مطابق زبان، قلم یا ڈنڈے سے کام لے کر اپنی انا کی تسکین کرتا ہے۔ اگر گذشتہ واقعات کے فوراً" بعد قانون اس قسم کی حرکتوں کے انسداد کے لئے کوئی موثر کارروائی کرتا۔ نتھو رام کی واردات قتل ہرگز نہ ہونے پاتی۔ مسلمان ایک عرصے سے ہندو اکثریت اور برطانوی حکومت کو سمجھا رہا ہے کہ حضرت محمد ﷺ اس کے جذبات اور حیات کی شہ رگ ہیں۔ حضور ﷺ کے معاملے میں اتنا ذکی الحس واقع ہوا ہے کہ معمولی سی گستاخی پر بھی اپنا دماغی توازن کھو بیٹھتا ہے۔ دوسرے کی جان تو ایک طرف وہ خود اپنی جان کی کوئی قیمت نہیں سمجھتا۔ لیکن نہ ہندو اکثریت نے اس طرف دھیان دیا نہ برطانوی حکومت کے کانوں پر جوں رینگتی ہے۔ نتیجہ ظاہر ہے ماہر نفسیات ہونے کی حیثیت سے میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر اس مسئلے کی طرف توجہ نہ دی گئی تو ایسے ہولناک واقعات آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔

باقی آئندہ

شمع کا تو ہم نے دیکھا پروانہ ایسا

ابوالحسن منظور احمد شاہ آسی' مانسہرہ

قدرت کے ہر تخلیق شدہ شاہکار میں کوئی نہ کوئی حکمت و مصلحت پوشیدہ ہوتی ہے جس کا علم اس وقت انسانی سوچ و علم سے باہر ہوتا ہے۔ اس وقت انسان ان حقائق کا ادراک نہیں کرسکتا۔ "غازی" کے باسی "غازی عبدالقیوم" شہید" کی تخلیق کا بھی قدرت خداوندی میں ایک سبب پوشیدہ تھا جس کو پیدائش کے وقت اس کے غریب والدین بھانپ نہ سکے۔ انہیں کیا معلوم تھا کہ آج کا یہ نومولود مستقبل کی پیشانی کا جھومر بن کر چمکے گا۔ جس کا نام رہتی دنیا تک شمع رسالت ﷺ کے پروانے کے طور پر یادگار رہے گا اور بڑے بڑے علماء' اصفیاء' اتقیاء' صلحاء صاحب ثروت لوگ غازی عبدالقیوم شہید کا نام سن کر فرط عقیدت سے نگاہیں جھکادیں گے۔ میں آج اس پروانہ رسالت کا واقعہ سناتا ہوں۔ قارئین کو پسند بھی آئے اور باعث نصیحت و سبق بھی ہوگا۔ یہ واقعہ میں "غازی عبدالقیوم شہید" کے وکیل سید محمد اسلم ایم اے (آکسن) تحریر کررہا ہوں تاکہ واقعہ کا تسلسل برقرار رہے' (بشکریہ "مجاہدین ہزارہ" مرتبہ داؤد کوثر صاحب)

یہ ان دنوں کی بات ہے جب شردھانند کی شدھی تحریک زوروں پر تھی۔ بدزبان اور گستاخ ہندو ذات رسالت مآب ﷺ پر رکیک حملے کررہے تھے۔ ۱۹۲۳ء کے اوائل میں آریہ سماج حیدرآباد (سندھ) کے سیکریٹری نتھو رام نے ایک کتاب بعنوان "ہسٹری آف اسلام" شائع کیا یہ پمفلٹ "رنگیلا رسول" اور اس جیسی دیگر کتابوں سے ماخوذ تھا۔ اس میں ناموس رسالت ﷺ پر اسی انداز میں حملے کیے گئے۔ جیسا کہ گزشتہ گیارہ سال سے آریہ سماجی کررہے تھے۔ اس وقت سندھ صوبہ بمبئی میں شامل تھا۔ گو صوبہ نگاہ ڈالی۔ اور تحکمانہ انداز میں بولا "تو نے اس کو مار ڈالا؟" ہاں اور کیا کرتا۔ نوجوان نے بڑی بے باکی سے جواب دیا اور پھر کمرے میں آویزاں جارج پنجم کی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "اگر یہ تمہارے اس بادشاہ کو گالیاں دیتا تو تم کیا کرتے؟ تم میں غیرت ہوتی تو کیا تم قتل نہ کر ڈالتے؟" پھر انتہائی حقارت سے نتھو رام کی لاش کی طرف انگلی اٹھاتے ہوئے بولا۔ "اس خنزیر کے بچے نے میرے آقا اور شہنشاہوں کے شہنشاہ ﷺ کی شان میں گستاخی کی تھی اور اس کی یہی سزا تھی" پھر بڑے اطمینان کے ساتھ اپنی نشست پر بیٹھ گیا۔

اسی اثناء میں ایک سب انسپکٹر ریوالور تانے کمرہ عدالت میں داخل ہوا اور آنکھیں چار ہوتے ہی غازی نے چھری پھینک دی۔ کھڑا ہوگیا اور بڑی جوشیلی آواز میں کہا "ڈریئے نہیں ریوالور ہولسٹر میں رکھ لیں۔ مجھے جو کچھ کرنا تھا الحمدللہ کرچکا ہوں۔" سب انسپکٹر نے ریوالر والا ہاتھ نیچے کرلیا۔۔ آگے بڑھ کر غازی کی کلائی پکڑلی۔ ساتھ والے کانسٹیبل نے فوراً "ہتھکڑی پہنادی۔ میرا دل جو نتھو رام کی گندی کتاب سے مجروح ہوچکا تھا۔ اس منظر کو دیکھ کر باغ باغ ہوگیا۔ غازی نے اپنا فرض ادا کردیا تھا میں نے اپنا فرض ادا کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ میں نے غازی کے چچا کو تلاش کیا اور انہیں پیشکش کی میں اس مقدمے میں پیروی مفت کروں گا انہوں نے تشکر آمیز الفاظ کے ساتھ میری پیشکش قبول کرلی۔ دوسرے روز میں غازی کے قانونی مشیر کی حیثیت سے ان سے ملاقات کرنے جیل چلا گیا۔

اس سے پہلے میں نے جیل میں قتل کے ملزموں سے ضابطے کی ملاقاتیں کی تھیں اور ان کی صورتیں مجھے یاد ہیں مگر جو اطمینان اور سکون غازی عبدالقیوم کے بشرے سے ہویدا تھا وہ کسی اور چہرے پر نظر نہ آیا جب میں نے بتایا کہ میں آپ کا مقدمہ لڑوں گا تو وہ مرد مجاہد پکار اٹھا۔ "آپ جو چاہیں کریں مگر مجھ سے انکار نہ کرائیں اس سے میرے جذبہ جہاد کو ٹھیس پہنچے گی۔" میں نے بمبئی ہندو اکثریت کا صوبہ تھا۔ لیکن سندھ کے تمام اضلاع میں مسلمانوں کی اکثریت تھی۔ مسلمان اکثریت میں ہونیکے باوجود ملازمت تجارت' تعلیم اور اقتصادی شعبوں میں ہندوؤں سے پیچھے تھے۔ تاہم وہ اپنے مذہب پر کسی حملے کو برداشت کرنے کے روادار نہ تھے۔ چنانچہ جونہی نتھو رام کا ناپاک کتابچہ بازار میں آیا عبدالمجید سندھی حاتم علوی اور دوسرے مسلمان لیڈر اٹھ کھڑے ہوئے۔ نتھو رام کے خلاف استغاثہ دائر کردیا۔ حیدرآباد کی عدالت نے کتابچہ ضبط کردیا۔ اور ملزم کو ایک سال قید سخت کی سزا اور جرمانے کی سزا دی یعنی وہ کھیل کھیلا گیا جو راج پال (Raj Pal) کے مقدمے میں مسلمانوں نے دیکھا تھا۔ نتھو رام نے عدالت ان دنوں جوڈیشل کمشنری کہلاتی تھی میں اپیل دائر کردی۔ ضمانت پر وہ پہلے ہی رہا تھا مارچ ۱۹۳۴ء میں اپیل کی سماعت شروع ہوئی۔ ہندو اور مسلمان بھاری تعداد میں کارروائی سننے آئے۔ جن میں "میں" بھی شامل تھا نتھو رام اپنے ساتھیوں کے ہمراہ خوش گپیاں کرتا ہوا آیا۔ اور عدالت میں ڈائس کے قریب پڑے ہوئے بینچ پر بیٹھ گیا۔

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ایک مسلم نوجوان عدالت کے کمرے میں داخل ہوا۔ معذرت کرتے ہوئے نتھو رام کو سرکایا اور پھر اس کے قریب بیٹھ گیا۔ پونے بارہ بجے کا عمل تھا۔ اور پندرہ منٹ بعد نتھو رام کی اپیل کی سماعت شروع ہونے والی تھی۔ میں پہنچا تو بارہ بجنے میں چھ سات منٹ باقی تھے۔ عدالت کے برآمدے میں ایک دوست سے باتیں کرنے لگا۔ اچانک عدالت کے کمرے سے تیز تیز آوازیں آنے لگیں جیسے کوئی نعرے لگا رہا ہو۔ ساتھ ہی بہت سے آدمی باہر کو بھاگے۔ میں لپک کر کمرے میں داخل ہوا تو دیکھا۔ نتھو رام کی آنتیں نکل پڑی ہیں۔ اور وہ زمین پر پڑا موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہے۔ اس کی گدی سے خون کا فوارہ ابل رہا ہے۔ قریب ہی ایک مسلمان نوجوان ہاتھ میں ایک بڑا سا خون آلود خنجر لئے کھڑا نظر آرہا ہے۔ دو انگریز ججوں میں سے ایک جس کا نام اوسالون تھا ڈائس سے اترا مسلم نوجوان پر قہر آلود نوجوان غازی کو تشفی دی اور کہا۔ "بے شک آپ اقرار کریں اور میں اس اقبال کے ذریعہ انشاء اللہ آپ کو پھانسی سے اتارلوں گا" مگر میری اس تشفی پر انہوں نے خوشی کا اظہار نہ کیا۔ میں نے دو چار باتیں اور کہیں اور ایک کاغذ پر دستخط کرا کر لوٹ آیا ہندو پیروکاری کی بوالعجبی ملاحظہ ہو کہ اینگلو انڈین قانون کا ضابطہ اپنی مخصوص اور روایتی چال کے بجائے اتنی تیزی سے حرکت میں آیا کہ مہینوں کا کام گھنٹوں میں طے ہونے لگا۔ پہلی رپورٹ کے بعد تفتیش چالان وغیرہ سب کچھ دو دن میں ہوگیا اور مقدمہ قتل عمد سماعت کے لئے ابتدائی عدالت میں پہنچ گیا۔ جب میں نے گواہان صفائی کی فہرست پیش کی تو اسے پڑھ کر مجسٹریٹ بہادر چونک اٹھے میں نے دوسرے گواہوں کے علاوہ مولانا ظفر علی خانؒ، خواجہ حسن نظامیؒ، علامہ اقبالؒ، مولانا ابوالکلام آزادؒ، مولانا شوکت علیؒ، مفتی اعظم دیار ہند مولانا مفتی کفایت اللہ صاحبؒ کے علاوہ دیو بند اور فرنگی محل کے متعدد مقتدر علماء کو طلب کیا، عدالت نے اعتراض کیا کہ یہ گواہ مقدمے سے غیر متعلق (Irrelevant) ہیں۔ اس لئے نہیں بلائے جاسکتے میں نے جواب دیا کہ جس جذبے کے تحت استغاثہ مجھ کو قاتل قرار دیتا ہے اس جذبے کی نفسیاتی ترجمانی یہی حضرات کرسکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ میری یہ دلیل جج کے فہم سے بالا تر تھی چنانچہ اس نے میری درخواست خارج کردی۔ میں نے فوراً "جوڈیشل کمشنری کراچی میں اپیل دائر کردی۔ جس کے دو جج "اوسالون اور فیرس" وقوعہ کے چشم دید گواہ تھے۔ اپیل دائر کرنے کے ساتھ ساتھ میں نے ان ججوں کے اختیار سماعت پر قانونی اعتراض کردیا۔ کراچی جوڈیشل میں اس وقت چار جج تھے دو چھوٹے اور دو بڑے ان میں تین اس درخواست کی سماعت کے اہل نہ تھے۔ چنانچہ عدالت عالیہ کے ججوں نے ایک جج مسٹر (Lobo) کو طلب کرکے بنچ ترتیب دے دیا۔ اپیل کی سماعت ہوئی اور بنچ نے بھی یہی فیصلہ دیا کہ ان غیر متعلق گواہوں کو بلانے کی کوئی گنجائش نہیں۔ گویا اپیل خارج ہوگئی دو تین روز بعد مقدمہ سیشن جج کراچی کی عدالت میں آگیا۔ مقدمے کی اہمیت کے پیش نظر عدالت نے اسے "جیوری ٹرائل" قرار دیا جیوری نو افراد پر مشتمل تھی جن میں چھ انگریز، ایک پارسی، اور دو عیسائی تھے۔ یہ سب کے سب اچھی شہرت معقول سوجھ بوجھ کے مالک تھے۔ قتل کے عام مقدموں کے برعکس اس مقدمے کا کام بہت مختصر اور سیدھا سادہ تھا۔ صفائی کا تو گواہ ہی نہیں۔ سارا دارومدار قانونی بحث پر تھا۔ ثبوت میں اول تو خود عدالت عالیہ کے دو انگریز جج تھے دوسرا غازی عبدالقیوم صاحب نے اپنے اقبالی بیان میں تسلیم کرلیا تھا۔ کہ میں نے جونا مارکیٹ کی مسجد میں پیش امام صاحب کی زبانی نتھو رام کے فحش پمفلٹ کے مندرجات سنے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کل اس کی اپیل کی سماعت کے لئے عدالت میں پیشی ہے۔ چنانچہ اگلے روز میں نے اپنا کاروبار چھوڑ کر اور بازار سے ایک بڑا خنجر خریدا۔ اسے تیز کرایا اور سماعت سے پہلے ہی عدالت پہنچ گیا۔ ایک نامعلوم شخص کے ذریعہ نتھو رام کو شناخت کیا اور پھر اس کے قریب ہی جا بیٹھا۔ میں نے کن انکھیوں سے دیکھا۔ یکایک میرے سینے میں غیظ و غضب کا طوفان امڈ آیا۔ میں آپے سے باہر ہوکر اپنی نشست سے اٹھا۔ شلوار کے نیفے میں چھپا ہوا خنجر نکالا چشم زدن میں نتھو رام کے پیٹ میں گھونپ دیا۔ اس کی آنتیں نکل آئیں اور وہ منہ کے بل گر پڑا۔ دوسرا وار اس کی گدی پر کیا۔ یہ ضرب پہلی سے زیادہ کاری ثابت ہوئی۔ خون کا فوارہ پھوٹ نکلا اور چند ہی سیکنڈ میں اس کا قصہ تمام ہوگیا اس اقبالی بیان کی تائید میں ضابطے کے بیانات ہوئے۔ استغاثے کے چشم دید گواہ (عدالت عالیہ کے دو جج) پیش ہوئے جہاں تک واقعاتی پہلو کا تعلق تھا بچاؤ کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ بس جذبے اور ارادے والی بات رہ جاتی تھی مگر غازی موصوف کے اقبالی بیان سے صاف ظاہر تھا اس نے یہ اقدام ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچ کر کیا تھا۔ اس میں فوری اشتعال اور فوری عمل کا کوئی ہاتھ نہ تھا۔ تاہم میں نے کیس کو تقریباً" ان ہی خطوط پر تیار کیا اور قانون سے زیادہ نفسیات انسانی اور تاریخ سے بحث کی۔ جیوری اور جج کے سامنے میں نے جو بحث کی وہ شاید برطانوی ہند میں اپنی نوعیت کی واحد اور منفرد بحث تھی جس روز بحث ہونا تھی۔ میں نے قانونی پلندوں کے بجائے قرآن عزیز کا ایک نسخہ لے کر عدالت میں پیش ہوا۔ جج اور جیوری میرے ہاتھ میں قرآن دیکھ کر متحیر رہ گئے۔ عام وکلاء سے ذرا پیچھے ہٹ کر میں نے بلند آواز میں بحث کا آغاز کیا اور کہا۔ "حضور والا و معزز صاحبان جیوری! مجھے مقدمے کے واقعے کے بارے میں کچھ نہیں کہنا ہے۔ کیونکہ جہاں تک

باقی صفحہ ۱۸ پر

قسط نمبر ۳

مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

معرکۂ حق و باطل

ایسے ہی قوم ہود نے اپنے پیغمبرؑ کو یہ طعنہ دیا کہ انا لنراک فی سفاھہ تو اس کے جواب میں فرمایا کہ قال یقوم لیس بی سفاھہ ولکنی رسول من رب العالمین (الاعراف ۶۷٬۶۲) ملاحظہ فرمایئے کہ طعن منکرین کا جواب انہی کے لفظ میں دیا جارہا ہے۔ اسی طرح کفار مکہ نے کہہ دیا کہ ام یقولون تقولہ تو اس کے جواب میں یہ فرمایا کہ لو تقول علینا بعض الاقاویل (۴۴: ۴۹)

تمام قرآن مجید میں ان دو مقامات کے سوا کہیں بھی یہ مادہ استعمال نہیں ہوا لہٰذا اس کے غرض و غایت وہی ہے جو سید الانبیاء ﷺ کے اس عاجز اور حقیر ترین امتی نے پیش کی ہے۔

ایک اور حقیقت: اس انداز سے دوسرے مقام پر یہ عنوان اختیار فرمایا گیا ہے: وان کادو لیفتنونک عن الذی اوحینا الیک لتفتری علینا غیرہ واذا لاتخذوک خلیلا ○ ولو لا ان ثبتناک لقد کدت ترکن الیھم شیئا قلیلا ○ اذا لا ذقناک ضعف الحیوۃ وضعف الممات ثم لا تجدلک علینا نصیرا ○ (بنی اسرائیل آیت ۷۳ تا ۷۵)

ترجمہ "اور وہ منکرین تو اس کوشش میں تھے کہ آپ کو اس وحی برحق سے برگشتہ کردیں جو ہم نے آپ کو کی ہے تاکہ آپ ہم پر اس کے علاوہ کچھ اور گھڑ لائیں۔ تب وہ آپ کو اپنا دلی دوست بنالیتے اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ہم نے آپ کو ثابت قدم رکھا تو آپ تو ان کی جانب کچھ قدر مائل ہو ہی چلے تھے (اگر ایسا ہوجاتا) اس وقت ہم آپ کو دنیا اور آخرت میں دگنا عذاب دیتے اور پھر آپ ہمارے مقابلہ میں کسی کو بھی اپنا مددگار نہ پاتے۔" (العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ)

ناظرین کرام' ملاحظہ فرمائیں یہ عنوان سابقہ عنوان سے بھی کتنا سنگین ہے جس سے رب العالمین کی کبریائی اور شان جلالیت کا نمایاں اظہار ہو رہا ہے کہ ہمارے نبی برحقؐ ہمارا پیغام پہنچانے میں اتنے محتاط اور حساس ہیں کہ اس میں معمولی سی گڑ بڑ کا بھی کہیں امکان نہیں ہے بالفرض والتقدیر اگر کہیں ایسا ہوجاتا تو ہمارا یہ ضابطہ شاہی صادر ہو جاتا لہٰذا یہ عنوان صرف امر رسالت کے انتہائی محفوظ و مصون ہونے کے اظہار کے لئے ہے نہ کہ کسی کے لئے مدت اور معیار صداقت بیان کرنے کے لئے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے لو اشرکو الحبط عنھم ما کانو یعملون و دیگر آیات بینات' لہٰذا قادیانی اور اس کی ذریت باطلہ کو ایسے عنوانات سے رتی برابر سہارا نہیں مل سکتا۔ مرزا چونکہ اللہ تعالیٰ کی شان کبریائی اور عظمت رسالت کی حقیقت سے سو فیصد بے بہرہ اور محروم ہے لہٰذا وہ باغوائے شیطانی ایسے ایسے ڈھکوسلے بیان کرتا رہتا ہے کہ جس کی حقیقت کا دور دور کہیں نام و نشان نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ہر فرد بشر کو اس کے دجل و فریب سے محفوظ رکھے اور جو پھنس چکے ہیں' ان کو بھی راہ راست پر آنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

۴۔ چوتھا معیار: قادیانی اور اس کی امت مرزا کے معیار صدق و کذب کے لئے آیت لقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون (یونس) بھی پیش کرتے ہیں کہ میری پہلی (قبل از دعویٰ) زندگی ملاحظہ کرو۔

تبصرہ و تجزیہ (۱) یہ آیت کریمہ صرف آنحضرت ﷺ کے لئے ہے جن کی سیرت طیبہ کے دونوں دور (قبل از نبوت اور بعد ازاں) درخشاں اور بے عیب طاہر و مطہر آج بھی ہمارے سامنے۔ کوئی مخالف سے مخالف بھی آپ کی ذات اقدس پر انگلی نہیں اٹھا سکتا۔ بلکہ اسی حیات طیبہ کے پیش نظر آپ قبل از نبوت بھی تمام معاشرہ عرب میں صادق و امین کے لقب عالی سے مشہور و معروف تھے اور بعد از نبوت تو ایک ایک لمحہ حیات امت کے لئے قیامت تک اسوہ حسنہ' ضابطہ حیات' معیار سعادت اور دین و مذہب بنا۔ آپ کی خلوت و جلوت کے اعمال و اخلاق ایسے پاکیزہ اور وانک لعلی خلق عظیم کے ترجمان تھے کہ اگر ان کو اپنی ہتھیلی پر رکھ کر تمام زمان و مکان میں چکر لگایا جائے تو کوئی جھجک محسوس نہ ہو بلکہ خلق خدا ان کو روح سعادت و کامرانی سمجھ کر اپنانے کے لئے بے تاب ہو جائے۔

برخلاف اس کے قادیانیوں کی حالت یہ ہے کہ جب بھی ان کو سیرت مرزا پر بحث کرنے کا کہا جائے تو وہ زہر کا پیالہ پینا تو گوارا کرسکتے ہیں مگر اس بحث کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ یہ ہے بھی حقیقت کہ مرزا نے کسی معیاری کردار اور اخلاق و اعمال کا نمونہ ہرگز پیش نہیں کیا' نہ قبل از دعویٰ اور نہ ہی بعد از دعویٰ۔ ملاحظہ فرمایئے وہ تو خود اپنے آپ کو معیار نبوت پر پرکھنے سے کتراتا ہے اور اس کو قادیانیوں کی کم فہمی اور بے سمجھی قرار دیتا ہے۔ (ملاحظہ فرمایئے اس کی مشہور کتاب آئینہ کمالات ص ۳۳۹) نیز وہ اپنی پہلی زندگی کی متعلق خود رقم طراز ہے کہ:

"مجھے کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ نہ کوئی موافق

تھا نہ مخالف کیونکہ میں اس زمانہ میں کچھ بھی چیز نہ تھا۔ اس زمانہ میں میں در حقیقت اس مردہ کی طرح تھا جو قبر میں صدہا سال سے مدفون ہو اور کوئی نہ جانتا ہو کہ یہ کس کی قبر ہے۔" (تتمہ حقیقت الوحی ص ۲۷'۲۸۔ خزائن ص ۴۶۰'۴۶۱)

نیز لکھا کہ:

"بلکہ میرے روشناس بھی صرف چند آدمی ہی نکلیں گے اور خود گورنمنٹ بھی اس بات کی گواہ ہے کہ قادیان میں میرے لئے کسی کی آمد و رفت نہ تھی۔" (نزول المسیح ص ۱۲۰۔ روحانی خزائن ج ۱۸' ص ۵۱۸۔ بقیہ رویئت گواہ نمبر۱۹)

اب فرمایئے مرزا کی ایسی زندگی کو جو بالکل مہمل اور ناقابل توجہ ہو' کیسے کسی معیار کے لئے پیش کیا جاسکتا ہے؟

ناظرین کرام !اب اندازہ لگائیں کہ مرزا قادیانی خود ہی اپنے آپ کا ستیاناس کر گیا ہے۔ ایک طرف تو اپنے لئے معیار نبوت پر پیش کرنے کو نا سمجھی قرار دیتا ہے اور دوسری طرف نہایت عیارانہ طور پر وہی معیار اپنے لئے پیش بھی کرتا ہے۔ عجیب مسخرہ ہے۔ خدا کرے کوئی نہ سمجھے۔ اے قادیانیو! یہ ہے تمہارا گرو اور پیشوا جو خود کو ایک معمہ بنا کر رکھنا چاہتا ہے۔ وہ اپنی کوئی صاف حیثیت کہیں بھی واضح نہیں کرتا اور نہ ہی کرنا چاہتا ہے۔ تم خواہ مخواہ اس کے پیچھے لگ کر اپنی عاقبت برباد کررہے ہو۔ میرے خیال میں تو مرزا وہی حقیقت سمجھانا چاہتا ہے کہ ایہا العبانقہ انکم علی دین من اظہرہ اذلہ اللہ ومن کتمہ اعزہ اللہ لہٰذا قادیانیت کے چنگل سے نکل کر خاتم الانبیاء و المرسلین ﷺ کے صاف ستھرے اور منور و مطہر جادہ حق پر آجاؤ۔ ورنہ تمہارا وہی حال ہوگا جو ابلیس کے پیروکاروں کا سورہ ابراہیم میں وقال الشیطان کے ضمن میں واضح کیا گیا ہے۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

۵۔ پانچواں معیار' مولانا محمد حسین بٹالوی کی تعریف مرزا:

مرزا قادیانی مولانا بٹالوی" کی تعریف اپنے حق میں یوں نقل کرتے ہیں کہ

"مولف براہین (مرزا) کے حالات و خیالات سے جس قدر ہم واقف ہیں' ہمارے معاصرین ایسے واقف کم نکلیں گے۔ مولف صاحب ہمارے ہم وطن بلکہ اوائل عمر کے ہمارے ہم مکتب ہیں۔ اس زمانہ سے آج تک خط و کتابت و ملاقات مراسلت برابر جاری ہے۔ مولف براہین احمدیہ مخالف و موافق کے تجربہ اور مشاہدہ کی رو سے واللہ حسیبہ شریعت محمدیہ پر قائم اور پرہیز گار و صداقت شعار ہیں۔ کتاب براہین احمدیہ ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور اس کا مولف اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلی کتابوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔" (ازالہ اوہام ص ۸۸۲'۸۸۳)

اس عبارت کو مرزائی اکثر پیش کرتے ہیں تو اس کے متعلق گزارش یہ ہے کہ

(۱) "یہ مضمون محض سابقہ تعارف یا مرزا کی حوصلہ افزائی کے لئے لکھا گیا تھا' پوری واقفیت سے نہ لکھا گیا تھا جیسا کہ خود بٹالوی" صاحب لکھتے ہیں کہ جھوٹ بولنا اور دھوکہ دینا آپ کا ایسا وصف لازم بن گیا ہے گویا وہ آپ کی شرشت کا ایک جزو ہے۔ زمانہ تالیف براہین احمدیہ کے پہلے آپ کی سوانح عمری کا ہمیں تفصیلی علم نہیں رکھتا مگر زمانہ تصنیف براہین سے جو جھوٹ بولنا دھوکہ دینا آپ نے اختیار کیا" الخ (رسالہ اشاعت السنہ جلد ۵ ص ۸)

نیز مرزا قادیانی نے خود بٹالوی" صاحب کا تبصرہ بایں الفاظ نقل کیا ہے کہ "زمانہ تالیف براہین احمدیہ کے پہلے آپ کی سوانح عمری کا ہمیں تفصیلی علم نہیں رکھتا تھا مگر زمانہ تالیف براہین احمدیہ سے جو جھوٹ بولنا' دھوکہ دینا آپ نے اختیار کیا ہے .... علی الخصوص ۱۸۹۰ء سے جب سے آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ مشتہر کیا ہے ...... آپ کا یہی حال ہے۔" (آئینہ کمالات ربوہ ص ۳۳۱' طبع لاہور ص ۲۵۱)

(۲) علاوہ ازیں اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسا کہ خود مرزا نے پہلے چراغ دین جمونی کی تحریر کو بہت سراہا اور اس کی طبع کی اجازت دے دی مگر بعد میں جلانے کا حکم دیا چنانچہ مرزا لکھتا ہے کہ

"اور میں نے سرسری طور پر کچھ حصہ ان کا سنا تھا اور قابل اعتراض حصہ ابھی سنا نہیں گیا تھا اس لئے میں نے اجازت دے دی تھی کہ اس کے چھپنے میں کچھ مضائقہ نہیں مگر افسوس کہ خطرناک لفظ اور بے ہودہ دعویٰ جو کہ اس کے حاشیہ میں ہے' اس کو میں کثرت لوگوں اور دوسرے خیالات کی وجہ سے سن نہ سکا اور محض نیک ظنی سے ان کو چھپنے کے لئے اجازت دے دی" (دافع البلاء ص ۱۹ مندرج خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۹ طبع ربوہ)

پھر آگے مزید لکھا کہ

"افسوس کہ اس نے بے وجہ اپنی تلی سے ہمارے سچے انصار کی ہتک کی اور عیسائیوں کے بدبودار مذہب کے مقابل پر اسلام کو برابر درجہ کا مذہب سمجھ لیا سو ہم کو ایسے شخص کی کچھ پرواہ نہیں۔ ایسے لوگ ہمارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے اور نہ نفع پہنچا سکتے ہیں۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ ایسے انسان سے قطعاً" پرہیز کریں' اس کی تحریروں سے ہمیں پوری واقفیت نہ تھی اس لئے اجازت طبع دی تھی۔ اب ایسی تحریروں کو چاک کرنا چاہئے" (دافع البلاء ص ۲۲ مندرج خزائن ص ۲۴۲ طبع ربوہ)

اس کے متعلق اس اقتباس کے سابق ولاحق میں مزید بھی اس کی تنقیص کی ہے تاکہ اجازت طبع کے اثرات کا ازالہ ہوسکے۔ یہی حساب مولانا بٹالوی" کی تحسین کا بھی لگانا چاہئے کہ یہ ناقابل

اخبارِ ختمِ نبوّت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام یونٹ پنڈی بھاگو کا قیام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ پنڈی بھاگو تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ یہ قصبہ بھارتی بارڈر پر واقع ہے۔ یونٹ کے قیام کے سلسلہ میں علاقے کے علماء دین اور مجلس کے ارکان کا اجلاس مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر کی نگرانی میں ہوا۔ جس میں سرفراز احمد سابق ممبر یونین کونسل سرپرست اعلیٰ' ماسٹر رحمت علی امیر محمد اکمل ناظم' معرف احمد ناظم تبلیغ' طیب طاہر ناظم اطلاعات اور شاہد بٹ خازن چنے گئے۔ ڈاکٹر محمد اصغر کو نگران اور ڈاکٹر عبدالمجید' محمد افضل' سکندر عباس' محمد کاشف' گل شیر علی' کلفام علی' مقصود احمد' محمد جمیل' افتخار احمد' غضنفر علی' بشیر احمد' امیر علی' محمد اعظم' ذوالفقار علی' محمد عباس' جاوید اقبال' حاجی جمشید احمد' محمد اختر اور محمد بوٹا رکن چنے گئے۔ قبل ازیں مرکزی جامع مسجد اہلسنت پنڈی بھاگو میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا فقیر اللہ اختر نے کہا کہ قادیانیت دجل و فریب کا دوسرا نام ہے جو لوگوں اور دنیا بھر کو مسلمان ظاہر کرکے دھوکہ دے رہے ہیں اور جھوٹ کے سہارے معاشرے میں گمراہی پھیلا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وقت کا تقاضا ہے کہ مرزائیوں کے دجل و فریب کا پردہ چاک کرکے لوگوں کو حضور اکرم ﷺ کے دامن اطاعت میں لایا جائے۔ اسی صورت ہم معاشرتی اتلاؤ آزمائش اور بگاڑ سے خود کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

حویلی لکھا میں ختم نبوت کانفرنس سے علماء کرام کا خطاب

حویلی لکھا (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد بلقیسیہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت حضرت مولانا سید مسعود الحسن شاہ بخاری نے کی۔ کانفرنس سے مولانا عبدالرزاق مجاہد' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حاجی اللہ دتہ مجاہد' مولانا عبدالعزیز نوری' مولانا اللہ وسایا' مولانا سید مسعود الحسن بخاری نے خطاب کیا۔

حاجی اللہ دتہ مجاہد نے ملک عزیز میں سرکاری سرپرستی میں اہانت رسول ﷺ کے واقعات پر تفصیل سے روشنی ڈالی' اور تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295-C پر عملدرآمد کو موثر بنایا جائے' اور گستاخان رسول ﷺ کو فی الفور کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

بریلوی مکتب فکر کے مولانا عبدالعزیز نوری

ضلعی ختم نبوت کنونشن سرگودھا

یکم شعبان ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۳ دسمبر ۱۹۹۶ء بروز جمعۃ المبارک امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کی زیر صدارت ختم نبوت اکیڈمی دفتر ختم نبوت لکڑ منڈی سرگودھا میں ضلعی ختم نبوت کنونشن منعقد ہورہا ہے جس میں حضرت مولانا عزیز الرحمان جالندھری صاحب مرکزی ناظم اعلیٰ' حضرت مولانا اللہ وسایا ناظم تبلیغ اور ممتاز قانون دان جناب نذیر احمد غازی ایڈووکیٹ کے علاوہ مرکزی قائدین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خطاب فرمائیں گے۔

بھرپور شرکت فرماکر خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ سے سچی محبت کا ثبوت دیں۔

(نوٹ) کنونشن کا آغاز صبح ۹ بجے ہوگا وقت کی پابندی ملحوظ خاطر رہے

جزاکم اللہ احسن الجزا

المعلن: حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' سرگودھا

نے کہا کہ قادیانی ہر سال (سندھوک داس) نامی گاؤں میں نومبر میں اجتماع منعقد کرتے ہیں۔ اس سال انہیں اجتماع نہیں کرنے دیا جائے گا۔ بصورت دیگر مسلمانان حویلی ان کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور ڈویژن کے رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اپنے خطاب میں قرآن و سنت اور اجماع امت کی روشنی میں مسئلہ ختم نبوت کی وضاحت کی۔ اور کہا کہ چودہ سو سال میں امت نے کسی جھوٹے مدعی نبوت کو برداشت نہیں کیا۔ جب بھی کسی نے نبوت کا دعوی کیا' اس کو کچل دیا گیا۔

انہوں نے کہا کہ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کو انگریز سامراج کی سرپرستی میں پروان چڑھایا گیا۔ انگریز کے جانے کے بعد ان کے جانشینوں نے اس کی آبیاری کی آج بھی یہ فتنہ برطانیہ اور اس کی خصوصی اولاد کی سرپرستی میں آخری سانس لے رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ دن دور نہیں کہ روئے زمین پر قادیانیت کا نام و نشان نہیں رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت کے خاتمہ تک ہماری تحریک جاری رہے گی اور ملک عزیز میں قادیانیت کو نہیں پنپنے دیا جائے گا۔ تحریک ختم نبوت کے عالمی مبلغ مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے قرآن و سنت عقلی و نقلی دلائل سے مہدی و مسیح علیہم السلام کی آمد اور ان کی علامات پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا مہدی مسیح علیہم السلام دو علیحدہ علیحدہ شخصیات ہیں۔ جبکہ مرزائی دونوں ایک ہی شخص کو قرار دیتے ہیں اور وہ مرزا قادیانی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہدی اور مسیح علیہم السلام کی علامات میں سے ایک علامت بھی مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتی۔ لہٰذا وہ مہدی' مسیح کے دعوی میں جھوٹا ہے جب اس کے یہ دعوے جھوٹے نکلے تو وہ اپنے کسی بھی دعوی میں سچا نہیں ہے۔

انہوں نے حکومت سے نیشنلائزڈ اسکولوں کو ان کے سابقہ مالکان کو واپس کرنے پر کڑی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ نیشنلائزڈ اسکولوں کو واپس کرنے کا مقصد قادیانیت اور مسیحیت اور ان کے بیرونی آقاؤں کو خوش کرنے کے مترادف ہے۔ ۱۳۲۳ اسکولوں اور کالجوں کی واپسی ہزاروں اساتذہ اور طلبہ کا معاشی قتل ہے۔

انہوں نے کہا بالخصوص ربوہ کے تعلیمی ادارے واپس کرنے سے قادیانیوں کو دجل و ارتداد کی تبلیغ کے مواقع حاصل ہوں گے اور محکمہ تعلیم کو کروڑوں روپے کا نقصان اٹھانا پڑے گا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ نوٹیفکیشن واپس لیا جائے۔ اور قادیانیوں اور مسیحیوں کو ادارے واپس نہ کئے جائیں۔ بصورت دیگر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آل پارٹیز مجلس عمل میں شامل اٹھارہ جماعتوں کے تعاون سے تحریک چلانے پر مجبور ہوگی۔ نیز انہوں نے نیشنلائزڈ اسکولوں و کالجوں کے اساتذہ کی تحریک و مطالبات کی بھرپور تائید کی۔

سیکریٹری آبپاشی پنجاب کے نام خط

از : محمد اسماعیل شجاع آبادی' رابطہ
سیکریٹری آل پارٹیز
مجلس عمل تحفظ ختم نبوت (لاہور)

گرامی منزلت جناب سیکریٹری صاحب محکمہ اریگیشن اینڈ پاور ڈپارٹمنٹ لاہور

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

جناب عالی!

گذارش یہ ہے کہ باوثوق ذرائع کے مطابق آپ کے دفتر میں قادیانی ایوب نامی شخص کام کرتا ہے جس کو دھرم پورہ دفتر سے تعزیرات پاکستان کے دفعہ' 298-c کے تحت تبلیغ قادیانیت کی پاداش میں ٹرانسفر کردیا گیا تھا۔

○ آئین پاکستان کی مذکورہ دفعہ کے تحت قادیانی قادیانیت کی تبلیغ نہیں کرسکتا اور نہ لٹریچر کی اشاعت کرسکتا ہے لیکن مذکور شخص آپ کے دفتر میں اپنی سابقہ روش پر مصر ہے۔

○ مذکور ایوب احمد اسسٹنٹ قادیانیوں کا دفتر میں اجتماع کرکے قادیانیت کی تبلیغ کررہا ہے جو کہ آئین پاکستان کی مبینہ خلاف ورزی ہے۔

استدعا ہے کہ مذکور کے متعلق محکمانہ انکوائری کرواکے مجرم ثابت ہونے پر ملازمت سے برخاست کیا جائے۔

والسلام

محمد اسماعیل شجاع آبادی

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر اسلام آباد اور راولپنڈی میں یوم احتجاج منایا گیا

اسلام آباد (پ ر) نگران حکومت کے سندھ میں حساس وزارتوں اور عہدوں پر غیر مسلم اقلیتوں کی تعیناتی پر یوم احتجاج منایا گیا۔ اسلام آباد اور راولپنڈی کے تمام علماء کرام نے اپنے اپنے جمعہ کے خطبات میں ملک و ملت کے غداروں کی تعیناتی پر گہرے غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے اسے آئین پاکستان کے یکسر خلاف ورزی قرار دیا اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ حساس عہدوں پر فائز قادیانیوں کو فوری طور پر برطرف کیا

جائے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر مولانا محمد عبداللہ‘ مولانا عبدالروف‘ مولانا محمد نذیر فاروقی‘ مولانا احسان اللہ‘ مولانا چراغ الدین شاہ‘ مولانا اشرف علی‘ مولانا حسین علی توحیدی‘ مولانا عبدالغفار توحیدی‘ مولانا عبدالمجید ہزاروی‘ مولانا عبدالوحید قاسمی‘ مولانا تاج الدین مدنی‘ مولانا محمد شریف ہزاروی‘ مولانا محمد اسحاق‘ مولانا عبدالحلیم قاسمی‘ مولانا عبدالعزیز حنیف‘ مولانا محمد صادق صدیقی‘ مولانا بشیر احمد‘ مولانا سید نعمت شاہ‘ مولانا ظہور الٰہی‘ مولانا اورنگزیب اور مولانا غلام رسول نے جمعۃ المبارک کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

تبصرۂ کتب

نام کتاب

خطبات ختم نبوت

مرتبہ : مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

صفحات : ۳۸۰

قیمت : ۱۵۰ روپے

ناشر : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت‘ حضوری باغ روڈ ملتان

مرزا غلام احمد قادیانی نے جب جھوٹا دعویٰ نبوت کیا انگریزوں کی حکومت اور خود انگریزوں نے ہی مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے اٹھایا تھا۔ علماء حق نے امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی قیادت میں اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے جو لائحہ عمل تیار کیا اس میں سرفہرست مسلمانوں کو اس فتنہ کے خطرات سے آگاہ کرنا تھا تاکہ وہ سادہ لوگ اس فتنہ کا شکار نہ ہوجائیں اور اس سلسلے میں علماء کرام کے پاس تقریروں کا یہی ہتھیار تھا اس لئے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ‘ مولانا محمد علی جالندھریؒ‘ قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ نے تقاریر کا سلسلہ شروع کیا۔ برصغیر کا کوئی خطہ ایسا نہ ہوگا جہاں ہمارے ان اکابرین نے تقاریر کے ذریعہ فتنہ قادیانیت کی قلعی نہ کھولی ہو۔ زیادہ تر تقاریر تو محفوظ نہ ہوسکیں۔ بعض تقاریر ساتھیوں نے محفوظ کرلیں۔ ان محفوظ تقاریر کو ایک جگہ شائع کرنا بہت ضروری تھا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب جو کہ مجلس کے مرکزی مبلغ ہیں انہوں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا اور الحمدللہ پہلی جلد تبصرہ کی شکل میں آپ کے سامنے ہے اس پہلی جلد میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ‘ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ‘ مولانا حبیب الرحمان لدھیانویؒ‘ مولانا لال حسین اخترؒ‘ حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب‘ مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ‘ مولانا محمد علی جالندھریؒ‘ مولانا شورش کاشمیریؒ‘ علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ‘ مولانا عبدالستار خان نیازی‘ مولانا محمد تقی عثمانی صاحبان کی تقریریں جمع کی گئیں ہیں۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ‘ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب مدظلہ اور مولانا عزیز الرحمان جالندھری کی تقاریظ نے کتاب کی افادیت کو دوچند کردیا ہے۔ کارکنان ختم نبوت کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے اور عام افراد کے لئے کتاب کا مطالعہ بہت مفید ہوگا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ نشریات کے ذخیرہ میں یہ کتاب بہت اچھا اضافہ ہے۔

نام کتاب

قہر خداوندی بر گستاخان اصحاب نبی ﷺ

نام مصنف : قاضی محمد اسرائیل گڑنگی‘
(ایم۔اے عربی‘ اسلامیات)

ضخامت : ۲۲۴ صفحات

ہدیہ : ۷۲ روپے

ناشر : مکتبہ انور مدینہ جامع مسجد صدیق اکبر محلہ صدیق اکبر مانسہرہ (سرحد)

دو رنگا کارڈ بورڈ‘ خوبصورت ٹائٹل انتساب میں مولانا حق نواز جھنگویؒ کے علاوہ حضرت حسین احمد مدنیؒ‘ مولانا غلام غوث ہزارویؒ اور حضرت مولانا سرفراز خان صفدر مدظلہ کے نام نمایاں ہیں۔ جس طرح خاتم النبیین محمد رسول ﷺ فطرت اللہ کا شاہکار اور کمال نبوت کے آئینہ دار ہے اسی طرح صحابہ کرامؓ رسول اللہ ﷺ کے شاہکار اور کمال نبوت کے آئینہ دار ہیں اصحاب رسول آخرین ﷺ سب عدول و مطہر ہیں اور ان کی عظمت و بزرگی عدالت و طہارت میں ذرہ بھر تامل نہیں ہوسکتا۔ حضور ﷺ سراج منیر ہیں اور جمیع صحابہؓ حضور ﷺ کے ستارے ہیں لیکن اس کے باوجود چند بدباطن لوگوں نے صحابہ کرامؓ کے توسط سے پہنچنے والے مکمل دین اسلام کو مشکوک کرنے کی ناپاک جسارت کرکے اصحاب رسول ﷺ کے ساتھ بغض و عناد کا رویہ اختیار کیا۔ ایسے لوگوں کا انجام کیا ہوا؟ اس کتاب میں آپ کو تاریخی حقائق کا خزینہ ملے گا۔

نام کتاب

علمی تقریریں (حصہ اول)

مصنف : فضل محمد صاحب یوسف زئی

ناشر : الرشید ٹرسٹ

ضخامت : ۲۰۸ صفحات

زیر تبصرہ : کتاب حضرت مولانا فضل محمد صاحب مدظلہ العالی کی ۱۸ علمی تقریروں کا نادر مجموعہ ہے اس کتاب میں حضور خاتم الانبیاء رسول آخرین ﷺ کے خطبات کے علاوہ سیرت النبی ﷺ' معجزات النبی ﷺ' حضور ﷺ کے واقعہ اسراء' واقعہ معراج پر اعتراضات مخالفین کی وجہ سے جو کیے گئے ہیں ان کے جوابات بہت اچھے انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔ انداز بیان نہ صرف خطیبانہ بلکہ محققانہ بھی ہے' موقع محل کے مطابق اچھے اشعار لکھے ہیں جو معلومات' تاریخی حقائق اور حکایات کے بیان میں دلچسپی کا باعث بنتے ہیں' اس کے علاوہ جہاد کے موضوع پر بہت اچھی نظمیں اور اشعار بھی قاری کے لئے ادبی ذوق پیدا کرتے ہیں۔ عوام کے لئے بالعموم' علماء خطباء اور طلباء کے لئے بالخصوص اس کتاب کا مطالعہ بہت مفید ہوگا۔

نام کتاب

معراج النبی ﷺ

ضخامت : ۹۰ صفحات

ناشر : مدرسہ تحفیظ القرآن فتیحہ آفیسرز کالونی گارڈن روڈ کراچی نمبر ۳

قیمت : درج نہیں

حضور خاتم النبیین ﷺ کے معجزات تمام انبیاء علیہم السلام سے زیادہ ہیں اس لئے کہ آپ ﷺ اللہ رب العزت کے آخری رسول ہیں تا قیامت کوئی نیا نبی آنے والا نہیں ہے۔ رسول آخرین ﷺ کے خصوصی معجزات میں سے ایک خاص معجزہ واقعہ معراج ہے جس کو شاعرادیب' مصنف مقرر چودہ سو سترہ سال سے بیان کرتے چلے آرہے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب بھی اس عظیم معجزہ سے متعلق کلیم فقیری میں سرمایہ سلطانی رکھنے والے ایک عظیم عالم دین' خطیب' شیخ وقت' سالار تحریک ختم نبوت حضرت مولانا محمد علی جالندھری" کی بے مثال تقریر ہے اگرچہ ایک تقریر ہے لیکن کئی ایک عنوانات انتہائی سلیس اور عام فہم انداز میں سامنے آئے ہیں۔ زیر نظر کتاب کا مطالعہ ہر خاص و عام کے لئے یکساں مفید ہوگا۔

بقیہ : معرکہ حق و باطل

اعتبار ہے جیسے جموئی کی تحسین مرزائیوں کے ہاں ناقابل اعتبار ہے۔ علاوہ ازیں مرزا قادیانی نے ایک اور شخص ڈاکٹر عبدالحکیم کے متعلق بھی یہی رویہ اپنایا۔ پہلے تو اس کی لکھی ہوئی تفسیر کو خوب داد دی کہ یہ تفسیر نہایت عمدہ ہے۔ شریں بیان ہے' نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں' دل سے نکلی ہے اور دلوں پر اثر کرنے والی ہے۔ پھر اس کے برعکس دوسرے مقام پر یوں لکھا کہ

" ڈاکٹر عبدالحکیم کا تقوی صحیح ہوتا تو کبھی تفسیر لکھنے کا نام نہ لیتا کیونکہ وہ اس کا اہل نہیں ہے۔ اس کی تفسیر میں ذرہ روحانیت نہیں اور نہ ہی ظاہری علم کا کچھ حصہ ہے۔"

ناظرین کرام! جیسے مرزا نے خود حسن ظن کے طور پر سرسری طور پر جموئی اور عبدالحکیم کی تحریرات کو اجمالاً" دیکھ کر ان کی مدح و توصیف کردی بعد میں بغور اور تفصیلی علم ہوجانے پر ان کی سخت تنقیص اور توہین کرنے لگے' ایسے ہی مولانا محمد حسین بٹالوی" کا معاملہ بھی سمجھ لیجئے۔ قادیانیوں کو ان کی تحسین سے خوش نہ ہونا چاہئے ورنہ ان دونوں کی تحریرات بھی حجت سمجھیں جن کی مرزا نے تحسین کی ہے' جب وہ نہیں تو یہ بھی نہیں۔ جبکہ مرزا ملہم ہے اور بٹالوی صاحب غیر ملہم۔

(۴) نیز مرزا کے ہم مجلس لوگ مرزا کے حق میں یہ گواہی بھی دیتے ہیں کہ ("مرزا) نفس پرست ہے' فاسق ہے' فاجر ہے'۔ بداخلاق' شہرت کا خواہاں شکم پرور ہے .... کم بخت' کمانے سے عار رکھنے والا' مکر اور فریب اور جھوٹ میں مشاق .....اور جھوٹ بولنے والا ہے۔ مرزا کی جماعت کے لوگ بدمعاش بد چلن لوگ ہیں کہ ہم نے پندرہ سال تک متواتر پہلو بہ پہلو ایک ہی قصبہ میں ان کے ساتھ رہ کر ان کے حال پر غور کیا تو اتنی غور کے بعد ہمیں یہی معلوم ہوا کہ یہ شخص درحقیقت مکار' خودغرض' عشرت پسند' بدزبان وغیرہ وغیرہ ہے۔" (دیکھئے مرزا کی ذاتی کتاب تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۵۲'۱۵۳۔ خزائن ص ۵۹۰'۵۹۱ طبع ربوہ) مرزا نے یہ تحریر آریہ کے اخبار شبھ چنتک کے مختلف پرچوں سے اخذ کرکے لکھی ہے۔ ملاحظہ فرمایئے یہ ہے مرزا کے ہم وطن اور حالات کی ذاتی طور پر دیکھنے والوں کا تبصرہ۔ واقعہ جناب مرزا صاحب جب گمنامی کے خول سے نکل کر پبلک سطح پر نمودار ہوا تو اس کے کریکٹر و کردار کی تصویر کشی پر از حقیقت یہی واضح ہوئی کہ یہ صاحب نہایت شاطر و مکار' دھوکہ باز اور پرلے درجہ کا نوسرباز آدمی ہے چنانچہ اس نے سب سے پہلی کتاب براہین کے بارے میں لوگوں سے پچاس جلدیں لکھنے کا وعدہ کرکے پیشگی وصول کرکے خوب لوٹا۔

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کی ۶ نئی مطبوعات

مکمل سیٹ منگوانے پر
خصوصی رعایت

تحریکِ ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد سوم

۹۰۰ صفحات

تالیف: مولانا اللہ وسایا صاحب

○ ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء آغاز تحریک سے تا ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء اختتام تحریک تک مکمل تحقیقی رپورٹ ○ سانحہ ربوہ کی وجہ سے ملک گیر تحریک کی ہر شہر و قصبہ کی رپورٹیں ○ اہم شخصیات کے انٹرویوز ○ اخبارات و جرائد کی تمام خبریں، اداریے، رپورٹیں ○ تاریخی اشتہارات، نظمیں ○ کتاب کا مکمل اشاریہ
کمپیوٹر کتابت، عمدہ طباعت، سفید کاغذ، چار رنگا سرورق مجلد قیمت ۲۰۰/-

قومی تاریخی دستاویز (اردو)

قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کارروائی

مرزا ناصر و صدرالدین۔ قادیانی و لاہوری دونوں گروپوں کے مرزائی سربراہوں پر ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی میں ۱۳ دن جرح ہوئی جس کی مکمل تفصیلات (سوالاً و جواباً) اس میں شامل ہیں اس تحریر کو پڑھنے سے آپ کو محسوس ہوگا کہ براہ راست قومی اسمبلی کی کارروائی دیکھ رہے ہیں۔
کمپیوٹر کتابت، عمدہ طباعت، سفید کاغذ، مجلد چار رنگا ٹائیٹل، ایڈیشن، صفحات ۳۰۰ سے زائد
قیمت/- ۱۵۰ روپے

قادیانی عقائد کا انسائیکلوپیڈیا

قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ

جدید ایڈیشن

از: پروفیسر محمد الیاس برنی۔ ایم اے، ایل ایل بی

کمپیوٹر کتابت پہلی بار۔ نئے حوالہ جات۔ اغلاط سے مبرا۔ سفید کاغذ، بہترین طباعت۔ مضبوط و عمدہ جلد۔ چار رنگا ٹائیٹل۔ ایک تاریخی علمی دستاویز جس میں قادیانی تحریک کے عقائد و عزائم، مکمل تاریخ، قادیانیوں مذہبی سیاسی فلابازیوں کی مکمل تفصیلات جس نے قادیانی تحریک کے چہرے سے پردہ چاک کر دیا۔ صفحات ۱۱۶۴
قیمت/- ۳۰۰ روپے

رئیسِ قادیان

مرزا قادیانی کی مستند سوانح حیات

مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری کے قلم سے
پہلی بار کمپیوٹر کتابت سے آراستہ و پیراستہ۔
مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندان اور مرزا جی کی پیدائش سے وفات تک اچھوتی و عمدہ تاریخی حقائق پر مشتمل مکمل سوانح۔ مرزا جی کے قول و عمل سے مزین علمی و تاریخی دستاویز۔ عمدہ کاغذ بہترین طباعت، مضبوط جلد۔ چار رنگا ٹائیٹل، صفحات ۶۷۶
قیمت/- ۱۵۰ روپے

احتسابِ قادیانیت

از قلم: مناظرِ اسلام مولانا لال حسین اختر

حضرت مناظرِ اسلام کے رد قادیانیت پر تمام رسائل کا مجموعہ
جدید حوالہ جات کا اضافہ۔ نئی کمپیوٹر کتابت
بہترین کاغذ۔ عمدہ طباعت۔ مضبوط جلد۔ رنگین ٹائیٹل۔
صفحات ۳۰۰ قیمت/- ۱۰۰ روپے

تحفۂ قادیانیت (جلد دوم)

کاغذ و طباعت مثالی۔ بہترین کمپیوٹر کتابت

تالیف
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

یہ جلد حضرت مصنف مدظلہ کے ۹ مقالات کا مجموعہ ہے۔ تاریخی، مذہبی، سیاسی مباحث پر مشتمل عمدہ علمی دستاویز ہے۔ درج ذیل عنوانات پر مقالات ہیں:
○ دارالعلوم دیوبند اور مسئلہ ختم نبوت ○ مسئلہ ختم نبوت اور مولانا نانوتویؒ ○ معرکہ قادیان و لاہور ○ ظلی نبوت کا تار عنکبوت ○ پیام اقبال اور فتنہ قادیانیت ○ مرزا طاہر کے جرمنی کے چیلنج کا جواب ○ ربوہ سے تل ابیب تک ○ ربوہ سے تل ابیب تک کے جواب کا جواب الجواب ○ مرزا قادیانی کے وجوہ ارتداد (سپریم کورٹ جنوبی افریقہ میں تحریری بیان) ——— فتنہ قادیانیت کو سمجھنے کے لئے بہترین کتاب۔

مضبوط جلد۔ چار رنگا ٹائیٹل، صفحات ۴۰۰ سے زائد قیمت/- ۱۵۰

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
• مکمل سیٹ پر چالیس فیصد رعایت
• وی پی نہ ہوگی • پوری رقم کا پیشگی آنا ضروری ہے

REGD. NO. SS- 160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

۱ تا ۲۸ شعبان المعظم ۱۴۱۷ھ

مطابق ۲۲ دسمبر ۹۶ء تا ۹ جنوری ۱۹۹۷ء

سالانہ ردّ قادیانیت و عیسائیت کورس

بمقام: مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ)

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب

حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑوی

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب الحسینی

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب

حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب

حضرت مولانا عبداللطیف صاحب مسعود

حضرت مولانا خدا بخش صاحب شجاع آبادی

حضرت صاحبزادہ طارق محمود صاحب

حضرت مفتی محمد اسماعیل صاحب شجاع آبادی

جناب اشتیاق احمد صاحب

جناب محمد متین خالد صاحب

حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب

حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی صاحب

حضرت مولانا حفیظ الرحمن صاحب

کورس میں شرکت کے لئے مڈل یا اس اور میٹرک یا اس اوپر کی تعلیمی قابلیت کا ہونا ضروری ہے۔ کورس میں علماء، فضلاء، طلباء، ملازمین تمام طبقات سے وابستہ حضرات شرکت کر سکتے ہیں۔ شرکاء کورس کو کاغذ قلم، رہائش، خوراک، عالمی مجلس کی منتخب مطبوعات کا سیٹ اور روزانہ وظیفہ دیا جائے گا۔
موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے۔ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا، پوزیشن حاصل کرنے والوں کو کتب اور نقد انعام دیا جائے گا اور کامیاب شرکاء کورس کو اسناد دی جائیں گی۔

جناب طاہر رزاق صاحب
ایم اے۔ لاہور

اور دیگر ماہرین فن لیکچر دیں گے

درخواستیں سادہ کاغذ پر

نام ______ ولدیت ______

مکمل پتہ ڈاک ______

تعلیم ______ بشمول دیگر کوائف کے ارسال کریں

وفاق کا امتحان ہوتے ہی جو طلباء آجائیں گے ان کو رہائش و خوراک کی سہولت دی جائے گی البتہ تعلیم ۱۰ شعبان کو شروع ہوگی۔ آج سے ہی تمام مہتممان مجلس و دینی تعلیم کے دلدادہ اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کوشش شروع فرمائیں اور ذیل کے پتہ پر درخواستیں بھجوائیں۔

(حضرت مولانا) عزیز الرحمن جالندھری ناظم اعلیٰ مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ، ملتان، پاکستان فون 583486 / 514122